ستّر والی احادیث

اس میں وہ احادیث طیبہ جمع کی گئی ہیں جن میں ستّر یا
سات سو یا سات ہزار یا ستّر ہزار کا عدد ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

ستّر والی احادیث

(حصہ اول)

اس میں وہ احادیثِ طیبہ جمع کی گئی ہیں جن میں ستّر یا سات سو یا سات ہزار یا ستّر ہزار کا عدد ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ
نائب مفتی واستاذِ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

پیش لفظ ۷
عرضِ مرتب ۸

سات کے عدد والی احادیث

مدینہ منورہ کے سات دروازے ۹
کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم ۱۰
اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دینا ۱۰
سات سال اذان دینے کا ثواب ۱۲
سات کاموں کا حکم اور سات کاموں کی ممانعت ۱۲
درد ختم کرنے کے لئے سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا ۱۴
مریض کی عیادت کے موقع پر سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا ۱۵
شہادت کی سات اقسام ۱۶
بخار اتارنے کے لئے سات دفعہ غسل کرنے کا حکم ۱۷
سات راتوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم ۱۹
سات آیات والی عظیم سورت ۲۱
آگ سے نجات کے لئے سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا ۲۳
بے خوابی دور کرنے کے لئے سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا ۲۴
سات دنوں کے بعد نہانے کا حکم ۲۵
قرآن کریم کا نزول سات طرح پر ہوا ۲۵
سات ہلاک کرنے والی چیزیں ۲۷
شبِ قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو ۲۹
لا الہ الا اللہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے بھی زیادہ بھاری ہے ۳۰
اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تلاش کرنے والے شخص کیلئے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی دعا ۳۲

سات معبودوں کی عبادت کرنے والے کو دو کلمات کی ترغیب	۳۳
سات زمینوں کا طوق بنا کر گلے میں ڈالنا	۳۵
دن عرشِ الٰہی کے سایہ میں جگہ پانے والے سات خوش نصیب	۳۶
سات مقامات پر نماز پڑھنے کی ممانعت	۳۸
سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم	۴۰
سات اشرفیاں پیچھے چھوڑنا ناپسند	۴۱
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سات سال کی عمر میں ہوا	۴۳
جہنم کے سات دروازے	۴۴
سات بیماریوں کے لئے شفاء	۴۵
سات عجوہ کھجوریں کھانے والے کو زہر اور جادو نقصان نہیں کرتا	۴۷
سات عجوہ کھجوروں سے دل کی بیماری کا علاج	۴۸
سات مہینوں میں تین عظیم واقعات کی پیشین گوئی	۴۹
ایک گائے یا اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں	۵۰
سات باتوں کا حکم	۵۰
حضرت مہدی علیہ السلام سات برس تک حکومت کریں گے	۵۲
ہر نبی کے سات خاص آدمی ہوتے ہیں	۵۳

ستر کے عدد والی احادیث

دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا	۵۴
میدانِ قیامت میں ستر گز پسینہ بہنا	۵۵
ستر سال کے برابر دوزخ کی گہرائی	۵۶
جنتیوں کے ستر قسم کے لباس	۵۷
جنتیوں کا ستر مسندوں پر تکیہ لگانا	۵۸

دوزخ کی آگ ستّر گنا سخت ہے	۶۰
ستّر پردے	۶۰
دوزخ کے پہاڑ صعود کی چڑھائی ستّر سال	۶۱
نور کے ستّر پردے	۶۲
غزوۂ بدر میں ستّر مقتول اور ستّر قیدی	۶۳
ستّر امتوں کو مکمل کرنے والی	۶۴
رکنِ یمانی کی دعا پر ستّر فرشتوں کا آمین کہنا	۶۵
غزوۂ احد میں ستّر انصار کی شہادت	۶۶
ستّر گز قبر کا کشادہ ہونا	۶۷
قبر کے ستّر خطرناک اژدھے	۶۹
ستّر گنا نماز کا ثواب	۷۱
ستّر مرتبہ دعاءِ رحمت	۷۲
رمضان کے ہر فرض کی ستّر گنا فضیلت	۷۲
ستّر سال کی مسافت کے بقدر جہنم سے دوری	۷۶
ستّر مرتبہ استغفار	۷۶
ستّر مرتبہ گناہ کرنا	۷۷
بابِ توبہ کی چوڑائی ستّر سال کے برابر	۷۸
خادم کی ستّر غلطیاں معاف کرنی چاہئیں	۷۹
ستّر سال نماز پڑھنے سے بہتر	۸۰
ستّر آدمیوں کے حق میں شہید کی شفاعت	۸۲
ستّر اصحاب صُفّہ	۸۳
ستّر تکالیف کا ازالہ	۸۴

امتِ محمدیہ کی عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ٨٦
کامل نظامِ دین کے قیام کی مدت ستر سال ٨٧
ستر مرتبہ نظرِ رحمت ہونا اور ستر حاجات کا پورا ہونا ٨٩

سات سو کے عدد والی احادیث

نیکی کا اجر سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے ٩٢
دوزخیوں کے کان سے کندھے تک سات سو سال کی مسافت ٩٣

ستّر ہزار کے عدد والی احادیث

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر ستّر ہزار فرشتوں کی حاضری ٩٤
سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھنے پر ستّر ہزار فرشتوں کی دعا ٩٥
ستّر ہزار بنو اسحاق کی بغیر جنگ کے فتح ٩٦
دجّال کے تابعدار ستّر ہزار یہودی ہوں گے ٩٨
ستّر ہزار دجال کے پیروکار ٩٩
بغیر حساب و کتاب جنت میں جانے والے ستّر ہزار لوگ ١٠٠
ستّر ہزار اہل جنت کا پہلا کھانا ١٠١
دوزخ کو ستّر ہزار فرشتے لائیں گے ١٠٣
حضور کی قبرِ مبارک پر ستّر ہزار فرشتوں کی آمد ١٠٣
عیادت کرنے پر ستّر ہزار فرشتوں کی دعاءِ رحمت ١٠٥
سورۂ دخان پڑھنے پر ستّر ہزار فرشتوں کی استغفار ١٠٥
ستّر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت ١٠٦
ستّر ہزار فرشتوں کا پیچھے چلنا ١٠٧
جنت میں جانے والے ستّر ہزار لوگوں کی چار خصوصیات ١٠٩
ماٰخذ و مصادر ١١٢

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفٰی و سلام علی عبادہٖ الّذین اصطفٰی

امّا بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے رفیقِ محترم مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب زید مجدہم کے کاموں میں برکت اور ان کے افادات میں تاثیر عطا فرمائی ہے جس سے بفضلہٖ تعالیٰ بہت سے اصلاح کی راہ پر گامزن ہوئے۔ ان کی تالیفات بھی ماشاءاللہ مفیدِ عام اور مقبول ہو رہی ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے وہ احادیث جمع کر کے ان کی تشریح فرمائی ہے جن میں ستّر کا عدد مذکور ہے۔ بندہ کو مکمل کتاب پڑھنے کا تو موقع نہیں ملا، لیکن امید بھی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کہ اسے نافعِ خاص و عام بنائیں، اور یہ مؤلف، ناشر اور قارئین سب کے لئے ذخیرۂ آخرت ثابت ہو۔ آمین

بندہ

محمد تقی عثمانی

۵ رمضان ۱۴۳۰ھ

عرضِ مرتب

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عرصۂ دراز سے مشکوٰۃ المصابیح بندہ کے یہاں زیرِ درس ہے، ایک مرتبہ ذہن میں آیا کہ اس میں سے وہ احادیث جمع کروں جن میں سات یا ستّر یا ستّر ہزار کا عدد مذکور ہے چنانچہ ان احادیث کو جمع کرنا شروع کیا جو الحمدللہ تعالیٰ تقریباً اسّی ہو گئیں اور ان میں حضور اقدس ﷺ کی امت کو ان کے نفع کی چالیس احادیث پہنچانے کی فضیلت کی نیت بھی کرلی اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے وہ فضیلت بھی عطا فرمائیں۔ آمین

ان احادیثِ طیبہ میں سے اکثر میں جو ستّر یا ستّر ہزار کا عدد مذکور ہے احادیث کی شرح کرنے والوں کے ارشاد کے مطابق اس سے خاص ستّر یا ستّر ہزار کا عدد مراد نہیں ہے، بلکہ اس سے کثرت اور زیادتی مراد ہے، کیونکہ اہلِ عرب جب کسی چیز کی کثرت بیان کرتے تھے اس کے لئے ستّر وغیرہ کا عدد استعمال کرتے تھے، لہٰذا کسی حدیث میں ستّر کا ذکر ہو یا ستّر ہزار کا، اکثر اس سے مراد کثرت اور زیادتی ہے۔

اس وضاحت کے بعد احادیثِ مبارکہ سے استفادہ فرمایئے!

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۴-۸-۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ ربِّ العالمین والصَّلوٰۃ والسَّلام علیٰ رسولہٖ محمَّدٍ وَّآلہٖ و اصحابہٖ اجمعین.

اما بعد!

سات کے عدد والی احادیث

مدینہ منورہ کے سات دروازے

۱ ......عن ابی بکرۃ: عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینۃ رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل باب ملکان رواہ البخاری. (مشکوۃ ج۲ ص۴۷۵)

ترجمہ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (دجّال تو کیا) دجّال کا خوف بھی مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا، اس دن مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے (پہرہ دے رہے) ہوں گے۔ (بخاری)

کتے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم

۲......عن أبی هریرةؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا شرب الکلب فی اناء أحدکم فلیغسله سبع مرات. (کتاب الطهارة باب الغسل)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا پانی پی لے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھولے۔

تشریح

اکثر محدثین اور تینوں ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے کہ اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے یا کسی برتن میں پانی پی لے اور کھالے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیئے، مگر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو بھی دوسری نجاستوں کے حکم میں شمار کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ اس برتن کو صرف تین مرتبہ بغیر مٹی کے دھوڈالنا کافی ہے وہ یہ کہتے ہیں اس حدیث میں سات مرتبہ دھونے کا جو حکم دیا جارہا ہے وہ واجب کے درجہ میں نہیں ہے بلکہ اختیار کے طور پر ہے یا پھر برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم شروع اسلام میں تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا۔

اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دینا

۳...... وعن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: مروا أولادکم بالصلاة

وهم أبناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم أبناء عشر سنين و فرقوا بينهم في المضاجع. رواه ابو داؤد و كذا رواه في شرح السنة عنه (كتاب الصلوٰة)

ترجمہ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں تو (نماز چھوڑنے پر) انہیں مارو، نیز ان کے بستر علیحدہ کردو۔

تشریح

اس حدیث کے ذریعہ مسلمانوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ جب ان کے بچے سات برس کے ہوجائیں تو اسی وقت سے ان کو نماز کی تاکید شروع کردیں تاکہ انہیں نماز کی عادت کم عمری سے ہوجائے اور جب وہ بالغ ہونے کے قریب یعنی دس سال کی عمر میں پہنچ جائیں تو اگر وہ کہنے سننے کے باوجود نماز نہ پڑھیں تو انہیں تاکیداً مار کر نماز پڑھائی جائے نیز جس طرح ان عمروں میں نماز کی تاکید کرنا ضروری ہے اسی طرح انہیں نماز کی شرائط وغیرہ بھی سکھانی چاہئیں تاکہ انہیں ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ بھی معلوم ہوجائے۔

حدیث کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ جب بچے اس عمر میں پہنچ جائیں تو انہیں علیحدہ علیحدہ سلانا چاہئے یعنی اگر دو بھائی بہن یا دو اجنبی لڑکے یا لڑکی

ایک ہی بستر میں سوتے ہوں تو اس عمر میں ان کے بستر الگ کردینے چاہئیں تاکہ وہ اکٹھے نہ سوسکیں۔

سات سال اذان دینے کا ثواب

۴...... وعن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: من أذن سبع سنین محتسبا کتبت له برائة من النار.

رواہ الترمذی وأبوداؤد وابن ماجه (باب فضل الاذان)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (مزدوری اور اجرت کے لالچ کے بغیر) محض ثواب حاصل کرنے کے لئے سات سال تک اذان دے تو اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

سات کاموں کا حکم اور سات کاموں کی ممانعت

۵...... وعن البراء بن عازب قال: أمرنا النبی صلی اللہ علیه وسلم بسبع و نهانا عن سبع أمرنا: بعیادة المریض واتباع الجنائز و تشمیت العاطس ورد السلام واجابة الداعی و ابرار المقسم و نصر المظلوم و نهانا عن خاتم الذهب وعن الحریر والاستبرق والدیباج والمثیرة الحمراء والقسی و آنیة الفضة وفی روایة

وعن الشرب فی الفضة فانه من شرب فیها فی الدنیا لم یشرب فیها فی الآخرة. (باب عیادة المریض)

ترجمہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا جن چیزوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں: (۱) بیمار کی عیادت کرنا (۲) جنازہ کے ہمراہ جانا (۳) چھینکنے والے کو جواب دینا (۴) سلام کا جواب دینا (۵) بلانے والے کی دعوت قبول کرنا (۶) قسم کھانے والے کی قسم پورا کرنا (۷) مظلوم کی مدد کرنا، اور جن چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ ہیں: (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) ریشم کے کپڑے پہننے سے (۳) اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے (۴) دیباج کے کپڑے پہننے سے (۵) سرخ زین پوش استعمال کرنے سے (۶) ''قسی'' کے کپڑے پہننے سے (۷) اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے، اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ چاندی کے برتن میں پانی پینے سے (بھی منع فرمایا) کیونکہ جو شخص چاندی کے برتن میں دنیا میں پیئے گا آخرت میں اسے چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔

تشریح

اس حدیث میں ''قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے'' کا مطلب یہ ہے

کہ اگر کوئی شخص کسی پیش آنے والی بات کے بارے میں قسم کھائے اور تم اس کی قسم پوری کرنے پر قادر ہو اور اس میں کوئی گناہ بھی نہ ہو تو تمہیں اس کی قسم پوری کرنی چاہئے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ کہ اگر کوئی شخص کسی کو یہ قسم دلائے کہ تمہیں خدا کی قسم یہ کام کرو تو اس شخص کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ پروردگار کے نام کی تعظیم کی خاطر وہ کام کرلے اگرچہ واجب نہیں ہے، ''قسی'' ایک کپڑے کا نام تھا، جو ''قس'' نامی مصر کے علاقے کی طرف منسوب تھا، اس حدیث میں چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اسی طرح سونے کے برتن کا استعمال بھی ممنوع ہے بلکہ سونے کے برتن استعمال کرنے میں چاندی کے برتن استعمال کرنے سے زیادہ گناہ ہے اس حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا جارہا ہے ان کا تعلق صرف مردوں سے ہے عورتوں سے نہیں البتہ چاندی اور سونے کے برتن کے استعمال کی ممانعت مرد وعورت دونوں کے لئے ہے۔

درد ختم کرنے کے لئے سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا

٦......وعن عثمان بن أبي العاص أنه شكا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعاً يجده في جسده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ضع يدک على الذی يألم من جسدک و قل: بسم الله ثلاثاً و قل سبع مرات: أعوذ بعزّة الله و قدرته من شر ما أجد و أحاذر. قال: ففعلت فأذهب الله ما كان بی. رواه مسلم (باب عيادة المريض)

ترجمہ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے بدن کے کسی حصے میں محسوس کرتے تھے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارے بدن کے جس حصے میں درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر (پہلے) تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور (پھر) سات مرتبہ یہ (دعا) پڑھو: ''اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ و أُحَاذِرُ '' (میں اللہ تعالیٰ سے اس کی عزت اور قدرت کے ذریعے اس برائی (یعنی درد) سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (اس وقت) محسوس کرتا ہوں اور (آئندہ اس کی زیادتی سے) ڈرتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق) میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرمادی۔

مریض کی عیادت کے موقع پر سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا

۷...... وعن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما من مسلم يعود مسلما فيقول سبع مرات: أسال الله العظيم رب العرش العظيم أن يشفيک الا شفى الا أن يكون قد حضر أجله. رواه أبو داؤد و الترمذى

(باب عيادة المريض)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مسلمان کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرتا ہے اور سات مرتبہ یہ کہتا ہے کہ ''أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ'' یعنی میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء دے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دے دیتے ہیں بشرطیکہ اس کا وقت نہ آ گیا ہو (یعنی اس مرض میں اس کی موت مقدر نہ ہو)

شہادت کی سات اقسام

۸......وعن جابر بن عتيك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الشهادة سبع سوى القتل فى سبيل الله: المطعون شهيد و الغريق شهيد و صاحب ذات الجنب شهيد والمبطون شهيد و صاحب الحريق شهيد والذى يموت تحت الهدم شهيد والمرأة تموت بجمع شهيد. رواه مالك و أبوداؤد والنسائى (باب عيادة المريض)

ترجمہ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شہادت کے علاوہ جو خدا کی راہ میں ہو شہادت کی اور سات قسمیں ہیں: (۱) جو شخص طاعون میں مرے شہید ہے (۲) جو شخص ڈوب کر مرجائے شہید ہے (۳) جو

شخص ذات الجنب میں مرے شہید ہے (۴) جو شخص پیٹ کی بیماری (یعنی دست واستسقاء) میں مرجائے شہید ہے (۵) جو شخص جل کر مرجائے شہید ہے (۶) جو شخص دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرجائے شہید ہے (۷) اور وہ عورت جو حالتِ حمل یا باکرہ مرے شہید ہے۔

تشریح

مطلب یہ ہے کہ حقیقی شہید تو وہی ہے جو راہِ خدا میں دین کے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کام آئے اس کے علاوہ سات قسم کے اور شہید ہیں جو حقیقی شہید تو نہیں لیکن حکم میں شہید کے ہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی قسمیں ہیں جو مختلف احادیث میں مذکور ہیں، ''ذات الجنب'' ایک مشہور بیماری ہے اور اس بیماری میں پہلو کے اندر، دل اور سینہ کے قریب پھنسیاں ہوجاتی ہیں اور اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کا سانس رکتا ہے اور بخار و کھانسی رہتی ہے۔

بخار اتارنے کے لئے سات دفعہ غسل کرنے کا حکم

۹...... وعن ثوبان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا أصاب أحدكم الحمّى فان الحمّى قطعة من النار فليطفها عنه بالماء فليستنقع فى نهر جار و ليستقبل جريته فيقول: بسم الله اللهم اشف عبدك و صدق رسولك بعد صلاة الصبح و قبل طلوع الشمس و لينغمس فيه ثلاث غمسات ثلاثة أيام فان لم يبرأ فى ثلاث فخمس فان لم يبرأ فى خمس فسبع فان لم يبرأ

فی سبع فتسع فانها لاتکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل. رواہ الترمذی (باب عیادۃ المریض)

ترجمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو اور وہ بخار (چونکہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اس لئے اسے پانی سے بجھانا چاہئے لہٰذا اس شخص کو (جو بخار میں مبتلا ہے) چاہئے کہ وہ جاری نہر میں اترے اور پانی کے بہاؤ کی طرف کھڑا ہو اور دعا پڑھے ''بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ اِشْفِ عَبْدَکَ وَ صَدِّقْ رَسُوْلَکَ '' (شفا طلب کرتا ہوں اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو (یعنی ان کے اس قول کو سچا کر بایں طور پر کہ مجھے شفا دے) اور یہ عمل نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے اور تین دن تک پانی میں غوطے لگائے اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پھر (یہ عمل) پانچ دن تک کرے اور اگر پانچ دن میں بھی اچھا نہ ہو تو پھر سات دن تک (یہ عمل) کرے اور اگر سات دن میں بھی اچھا نہ ہو تو پھر نو دن تک (یہ عمل) کرے اللہ جل شانہ کے حکم سے بخار نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا (یعنی اس عمل کے بعد بخار جاتا رہے گا)

تشریح

حدیثِ بالا میں بخار کے لئے جو علاج تجویز کیا جا رہا ہے وہ خاص قسم کے

بخار کا ہے ہر بخار کا یہ علاج نہیں اس کا تعلق صفراوی بخار کے بعض اقسام سے ہے جس میں اہلِ حجاز مبتلا ہوتے تھے چونکہ بعض بخار میں پانی کا استعمال نہ صرف یہ کہ مضر بلکہ باعثِ ہلاکت ہوتا ہے اس لئے ہر بخار میں علاج کا یہ طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہئے لہٰذا اگر کسی بخار میں طبیب حاذق اور معتمد معالج اجازت دے دے تو پھر اس طریقہ علاج پر بلا جھجک عمل کرنا چاہئے۔

سات راتوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم

۱۰ ...... وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ياعبد الله ألم أخبر أنك تصوم النهار و تقوم الليل فقلت: بلى يا رسول الله. قال: فلا تفعل صُم و أفطر و قم و نَم فان لجسدك عليك حقا وان لعينك عليك حقا وان لزوجك عليك حقا وان لزورك عليك حقا. لاصام من صام الدهر. صوم ثلاثة أيام من كل شهر صوم الدهر كله. صُم كل شهر ثلاثةَ أيام و اقرأ القرآن فى كل شهر. قلت: انى أطيق أكثرَ من ذلك. قال: صم أفضل الصوم صوم داوٗد: صيام يوم وافطار يوم. واقرأ فى كل سبع ليال مرة ولا تزد على ذلك. (كتاب الصوم باب القضاء)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک

دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ! کیا مجھے یہ اطلاع نہیں ملی ہے (یعنی مجھے یہ معلوم ہوا ہے) کہ (روزانہ) دن میں تم روزے رکھتے ہو اور (ہر رات میں) پوری شب اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ! ایسا ہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو (بلکہ) روزہ بھی رکھو اور بغیر روزہ کے بھی رہو، رات میں عبادتِ خداوندی بھی کرو اور سویا بھی کرو کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے (لہٰذا اپنے بدن کو زیادہ مشقت اور ریاضت میں مبتلا نہ کرو تاکہ بیماری یا ہلاکت میں نہ پڑ جاؤ) تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے (اس لئے رات میں سویا بھی کرو تاکہ آنکھیں آرام و سکون پائیں) تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے (اس لئے شب باشی اور صحبت و مباشرت کرو) اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے (لہٰذا ان کے ساتھ کلام و گفتگو کرو، ان کی خاطر و مہمان داری کرو اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہو۔ جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے (گویا) روزہ نہیں رکھا، (البتہ) ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ہمیشہ کے روزے کے برابر ہیں لہٰذا ہر مہینہ میں تین دن (یعنی ایامِ بیض یا مطلقاً کسی بھی تین دن کے) روزے رکھ لیا کرو اور اسی طرح ہر مہینہ میں قرآنِ کریم پڑھا کرو (یعنی ایک مہینہ میں ایک ختم کرلیا کرو) میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی

زیادہ کی ہمت رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تو پھر) بہترین روزہ روزۂ داؤد ہے وہ رکھ لیا کرو (جس کا طریقہ یہ ہے کہ) ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور سات راتوں میں ایک قرآنِ کریم ختم کرو اور اس میں اضافہ نہ کرو۔

سات آیات والی عظیم سورت

۱۱......وعن أبی سعید بن المعلی قال: کنت أصلی فی المسجد فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم أجبه حتی صلیت ثم أتیته. فقلت یارسول اللہ انی کنت أصلی فقال ألم یقل اللہ استجیبو اللہ و للرسول اذا دعاکم ثم قال لی: الا أعلمک أعظم سورة فی القرآن قبل أن تخرج من المسجد. فأخذ بیدی فلما أراد أن یخرج قلت له ألم تقل لأعلمنک سورة هی أعظم سورة من القرآن قال: الحمد للہ رب العالمین هی السبع المثانی و القرآن العظیم الذی أوتیته. رواه البخاری

(کتاب فضائل القرآن)

ترجمہ

حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اس وقت میں نے کوئی جواب نہیں دیا پھر (نماز سے فارغ

ہو کر) جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (اس وقت) میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے میں نے آپ کا جواب نہیں دیا) آپ نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا ہے کہ اللہ اور رسول کا جواب دو جبکہ رسول اللہ تمہیں بلائیں اور ان کے حکم کی اطاعت کرو، پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا اس مسجد سے نکلنے سے پہلے کیا میں تمہیں قرآن کی ایک بہت بڑی (یعنی افضل) سورت نہ سکھلاؤں؟ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور جب ہم مسجد سے نکلنے کو ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ تمہیں قرآن کی ایک بہت بڑی سورت سکھلاؤں گا؟ آپ نے فرمایا (وہ سورت) الحمد للہ رب العالمین ہے وہ سات آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔

تشریح

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''استجیبوا'' (جواب دو) سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں جواب دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اس حدیث میں سورۂ فاتحہ کو ''ایک بہت بڑی سورت'' اس لئے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی قدر رکھتی ہے اور الفاظ کے اختصار کے باوجود اس کے فوائد و معانی بہت زیادہ ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے صرف ایک جزء

کے تحت دین و دنیا کے تمام مقاصد آجاتے ہیں بلکہ بعض عارفین نے یہ کہا ہے کہ جو کچھ سابقہ آسمانی کتابوں میں ہے وہ سب قرآن مجید میں ہے اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سب سورۂ فاتحہ میں ہے اور جو کچھ سورۂ فاتحہ میں ہے وہ سب بسم اللہ میں ہے۔

اس حدیث شریف میں ''القرآن العظیم'' سے مراد بھی سورۂ فاتحہ ہے کیونکہ سورۂ فاتحہ باعتبار معانی اور فوائد کے قرآن کریم کا جزوِ اعظم ہے اس لئے مبالغۃً فرمایا کہ یہ قرآنِ عظیم ہے۔

آگ سے نجات کے لئے سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا

۱۲ ...... وعن الحارث بن مسلم التميمى عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه أسر اليه فقال: اذا انصرفت من صلاة المغرب فقل قبل أن تكلم أحدا أللّٰهم أجرنى من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مُت فى ليلتک كتب لک جوار منها و اذا صليت الصبح فقل كذلک فانک اذا مت فى يومک كتب لک جوار منها. رواه أبو داؤد (باب مايقول عند الصباح)

ترجمہ

حضرت حارث بن مسلم التمیمی اپنے والدِ مکرم سے اور وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ان (مسلم تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے چپکے سے فرمایا کہ جب تم مغرب کی

نماز سے فارغ ہو جاؤ تو تم کسی سے کوئی کلام و گفتگو کرنے سے پہلے ساتھ مرتبہ یہ کہو "اَللّٰھُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ النَّار" (اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ میں رکھ) اور اگر تم اس کلمہ کو کہو اور پھر اس رات میں تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہارے لئے آگ سے نجات لکھی جائے گی اور جب تم فجر کی نماز سے فارغ ہو جاؤ اور اسی طرح کہو (یعنی کسی سے کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ اس دعا کو پڑھو) اور پھر اس دن تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہارے لئے آگ سے نجات لکھی جائے گی۔

بے خوابی دور کرنے کے لئے سات مرتبہ پڑھی جانے والی دعا

۱۳......وعن بريدة قال: شكا خالد بن الوليد الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما أنام من الليل من الأرق فقال نبى الله صلى الله عليه وسلم: اذا أويت الى فراشک فقل: اللهم رب السماوات السبع وما أظلت و رب الأرضين و ما أقلت و رب الشياطين و ما أضلت كن لى جارا من شر خلقک كلهم جميعا أن يفرط على أحدمنهم أو أن يبغى عز جارک و جل ثناؤک ولا اله غيرک لا اله الا أنت. (كتاب الدعوات باب ما يقول عند الصباح)

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں شکایت کی کہ یا رسول اللہ! میں بے خوابی کے سبب رات میں سو نہیں پاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھو" اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَ مَا أَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَ مَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَاراً مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعاً أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ"

سات دنوں کے بعد نہانے کا حکم

۱۴ ...... و عن أبی هريره رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: حق علی كل مسلم أن يغتسل فی كل سبعة أيام يوما يغسل فيه رأسه و جسده. (باب الغسل)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "ہر (عاقل و بالغ) مسلمان پر حق ہے (یعنی ثابت اور لازم ہے یا لائق ہے) کہ ہر ہفتہ میں ایک دن (یعنی جمعہ کو) نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔"

قرآن کریم کا نزول سات طرح پر ہوا

۱۵ ...... و عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلی الله عليه

وسلم: أنزل القرآن على سبعة أحرف لكل آية منها ظهر و بطن و لكل حد مطلع. رواه في شرح السنة (كتاب العلم)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قرآن کریم سات طرح پر نازل ہوا ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے ہر حد کے واسطے ایک جگہ خبردار ہونے کی ہے۔''

تشریح

حدیث شریف میں قرآن کریم سات طرح نازل ہونے سے سات قراء تیں مراد ہیں اور قراء تیں اگرچہ سات سے زائد ہیں لیکن ان میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں وہ سات قسموں میں منحصر ہیں۔ (علوم القرآن)

حدیث کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر آیت کے ایک ظاہری معنیٰ ہیں جو تمام اہلِ زبان سمجھتے ہیں اور ایک باطنی معنیٰ ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے وہی بندگان خاص سمجھتے ہیں جن کے قلب و دماغ معرفت کی روشنی سے بھرپور ہوتے ہیں پھر فرمایا گیا کہ ہر حد کے واسطے ایک جگہ خبردار ہونے کی ہے مطلب یہ ہے کہ ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد اور ہے جس پر پہنچنے اور اس کو حاصل کرنے کے بعد آدمی اس حد اور انتہا پر مطلع ہوتا ہے چنانچہ ظاہر کی حد معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عربی زبان اور اس کے اصول و قواعد سیکھے جائیں، علمِ صرف و نحو حاصل کیا جائے اور

اسی طرح وہ دوسری چیزیں جن پر قرآن کے ظاہری معنی کے سمجھنے کا انحصار ہے ان کو حاصل کیا جائے اور باطن کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ریاضت ومجاہدہ کیا جائے، قرآنِ کریم کے ظاہری معنی اوران کے احکام کا اتباع اوران پر عمل کیا جائے نفس کو ہر قسم کی برائی اور گناہ ومعصیت سے پاک وصاف کیا جائے، دل کو عبادتِ خداوندی اور رضائے الٰہی کے نور سے روشن کیا جائے وغیرہ وغیرہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کے حصول کے بعد قرآن کے باطنی علوم اوراس کے اسرار و معارف کا انسان کے قلب پر انکشاف ہوتا ہے۔

سات ہلاک کرنے والی چیزیں

۱۶ ...... وعن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وماهن؟ قال الشرک بالله والسحر و قتل النفس التی حرم الله الا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولی يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات. (كتاب الايمان باب الكبائر و علامات النفاق)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو!) سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو پوچھا گیا کہ وہ سات ہلاک کرنے والی باتیں کون سی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (۱) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا (۲) جادو کرنا (۳) جس شخص کو مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال کھانا

(٦) جہاد کے دن دشمن کو پیٹھ دکھانا (۷) پاکدامن ایمان والی اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

تشریح

یوں تو کفر کی ہر بات انسان کے دامن پر سب سے بڑا داغ ہے لیکن اس کی جو قسم سب سے بدتر ہے وہ شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کی صفات، اس کی عبادات اور اس کی عظمت میں کسی کو شریک بنانا یہ نہ صرف اعتقادی حیثیت سے ایمان واسلام سے صریح بیزاری کا اظہار ہے بلکہ فطرت پر ایک بہت بڑا ظلم اور عقل و دانش سے سب سے بڑی بغاوت ہے اس لئے پروردگارِ عالم کا اٹل فیصلہ ہے کہ اس کی بارگاہ میں ہر کوتاہی ولغزش قابلِ معافی ہوسکتی ہے مگر شرک کا جرم ہرگز قابلِ معافی نہیں ہوگا، ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرِكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

ترجمہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس جرم کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے ہاں اس کے سوا اور جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا۔

چونکہ شرک انسانی فطرت سے نیک بختی کا بیج جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے اور انسان کی روحانی ترقی کی ساری استعداد کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے اس لئے اس حدیث میں جن ہلاک کرنے والی باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے ان میں شرک کا جرم سب سے پہلے ہے۔

اس حدیث میں دوسرا ہلاک کرنے والا فعل ''سحر'' بتایا گیا ہے سحر کے بارے میں علماء کہتے ہیں کہ جس طرح سحر اور جادو کرنا حرام ہے اسی طرح جادو سیکھنا اور سحر کا علم حاصل کرنا بھی حرام ہے جو آخرت میں ہلاکت کا موجب ہوگا۔

اس حدیث میں دشمن کے مقابلہ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے مذموم فعل کو بھی ہلاکت کا موجب بتایا گیا ہے اس لئے جس شخص نے اتنی بزدلی اور پست ہمتی دکھائی کہ عین اس موقع پر جبکہ اس کو ایمانی شجاعت و دلیری کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا دشمن کو پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑا ہوا وہ دراصل اپنی اس مذموم حرکت کے ذریعے اہلِ اسلام کی رسوائی کا سبب بنا لہٰذا اس کو آخرت کے عذاب اور ہلاکت کا مستحق قرار دیا جائے گا۔

شبِ قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو

۱۷......وعن ابن عمر قال: ان رجلا من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم أروا لیلة القدر فی المنام فی السبع الأواخر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الأواخر فمن کان متحریها فلیتحرها فی السبع الأواخر. (کتاب الصوم باب لیلة القدر)

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ہی صحابہ کو خواب میں شب قدر (رمضان کی) آخری سات راتوں میں دکھلائی گئی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں یہ بات دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہیں لہٰذا جو شخص شبِ قدر پانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

تشریح

احتمال ہے کہ آخری سات راتوں سے وہ راتیں مراد ہوں جو بیس کے فوراً بعد ہیں یعنی اکیسویں شب سے ستائیسویں شب تک یا سب سے آخری راتیں بھی مراد ہوسکتی ہیں یعنی تیئسویں شب سے انتیسویں شب تک اور چونکہ انتیسویں تاریخ یقینی ہوتی ہے اس لئے اس کے مطابق حساب کیا جائے گا، اس بارہ میں آخری احتمال یعنی یہ کہ تیئسویں شب سے انتیسویں شب تک مراد ہو زیادہ صحیح ہے۔ (مظاہرِ حق)

لا الہ الا اللہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے زیادہ بھاری ہے

۱۸ ...... وعن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال موسیٰ علیہ السلام: یارب علمنی شیئاً أذکرک بہ و أدعوک بہ فقال: یا موسیٰ قل: لا الہ الا اللہ فقال: یا رب کل عبادک یقول ھذا انما اردت شیئا تخصنی بہ قال: یاموسیٰ لو أن السماوات السبع و عامرھن غیری والأرضین السبع و ضعن فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ لمالت بھن لا الہ الا اللہ.

رواہ فی شرح السنۃ (کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ـ نے عرض کیا کہ اے پروردگار! مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیجئے جس کے ذریعے میں آپ کو یاد کروں اور آپ سے دعا مانگوں؟ پروردگار نے فرمایا اے موسیٰ! لا الہ الا اللہ کہو، موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے پروردگار! تیرے تمام بندے (یعنی موحدین) یہ کلمہ کہتے ہیں میں تو کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جسے آپ میرے ہی لئے مخصوص کردیں (جس میں میرا اور کوئی شریک نہ ہو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے علاوہ ان کے سارے مکین (یعنی تمام فرشتے) اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لا الہ الا اللہ یعنی اس کا ثواب دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً ان چیزوں کے پلڑے سے لا الہ الا اللہ کا پلڑا جھک جائے گا۔

تشریح

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا کہ وہ اس بات کی درخواست کریں اور ربُّ العزّت انہیں یہ جواب دیں تا کہ اس عظیم تر کلمہ کی عظمت عوام وخواص کی نظروں میں ظاہر ہو اور وہ اس کو ہر وقت اور ہر حالت میں اپنا ورد بنالیں اور اس پر مداومت کریں۔ (مظاہر حق)

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تلاش کرنے والے شخص کے لئے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی دعا

۱۹...... وعن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عزوجل لجبریل: ان فلانا عبدی یلتمس أن یرضینی ألا وان رحمتی علیہ فیقول جبریل: رحمۃ اللہ علی فلان و یقولھا حملۃ العرش و یقولھا من حولھم حتی یقولھا أھل السماوات السبع ثم تھبط لہ الی الأرض.

رواہ احمد (کتاب الدعوات باب سعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ)

ترجمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو (نیک) بندہ (طاعات کی ادائیگی کے ذریعے) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو تلاش کرتا ہے اور پھر ہمیشہ اس کی تلاش میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل سے فرماتے ہیں کہ میرا فلاں بندہ میری رضا وخوشنودی کی تلاش میں ہے لہٰذا آگاہ رہو اس پر میری رحمتِ (کاملہ) ہے چنانچہ حضرت جبرئیل کہتے ہیں کہ فلاں شخص پر اللہ کی رحمت ہو، یہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی کہتے ہیں پھر یہی بات وہ فرشتے کہتے ہیں جو ان سب کے گرد ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں

آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں چنانچہ پھر اس شخص کے لئے زمین پر رحمت نازل فرمائی جاتی ہے۔

تشریح

''اس شخص کے لئے زمین پر رحمت نازل ہونے'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنا دوست اور پسندیدہ بناتا ہے اور روئے زمین پر اس کے لئے قبولیتِ عام کی فضا پیدا فرما دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا والے اس کو عزیز رکھتے ہیں اور ان کے قلوب میں اس کے لئے محبت و پیار اور عظمت واحترام کے پرخلوص جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس ارشادِ گرامی کو سامنے رکھئے تو واضح ہو جائے گا کہ اولیاء اللہ کی عام شہرت و قبولیت اور عوام کے قلوب میں ان کے لئے بے پناہ محبت و عقیدت کا واحد سبب یہ ہوتا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھتا ہے اور پھر روئے زمین پر ان کے لئے عام قبولیت و محبت کی فضا پیدا کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں تمام لوگ ان کو دوست و عزیز رکھتے ہیں ہاں جو لوگ مکر و فریب کے راستوں سے اپنا مال و زر خرچ کر کے عوام کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں وہ اس زمرہ سے خارج ہیں کیونکہ ایسے لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (مظاہرِ حق)

سات معبودوں کی عبادت کرنے والے کو دو کلمات کی ترغیب

۲۰...... عن عمران بن حصين قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي: ياحصين كم تعبد اليوم الها؟ قال أبي:

سبعة: ستا فی الارض و واحد فی السماء قال: فأيهم تعد لرغبتک و رهبتک قال: الذی فی السماء قال: يا حصين أما انک لو أسلمت علمتک كلمتين تنفعانک قال: فلما أسلم حصين قال: يارسول الله علمنی الكلمتين اللتين و عدتنی فقال: قل اللهم ألهمنی رشدی و أعذنی من شر نفسی. رواه الترمذی (کتاب الدعوات باب الاستعاذة)

ترجمہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ (حضرت حصینؓ) سے (جو اس وقت تک ایمان و اسلام کی دولت سے بہرہ مند نہیں تھے) فرمایا اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کی بندگی کرتے ہو؟ میرے باپ نے عرض کیا کہ سات معبودوں کی، جن میں سے چھ تو زمین پر ہیں اور ایک آسمان میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان میں سے کون سا معبود تمہاری امید اور تمہارے خوف کا مرجع ہے؟ یعنی ان میں سے کس معبود سے تم ڈرتے ہو اور اس سے بھلائی کی امید رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو آسمان میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! جان لو اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تمہیں دو کلمے سکھاتا جو تمہیں (دنیا و آخرت) میں فائدہ پہنچاتے، حضرت عمرانؓ کہتے ہیں کہ چنانچہ جب (میرے باپ)

حضرت حصین مسلمان ہو گئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے اب وہ دو کلمے بتایئے جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھو ''اَللّٰھُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ أَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ'' (اے اللہ! میرے دل میں میری ہدایت ڈال دیجئے اور میرے نفس کی برائی سے مجھے پناہ دیجئے)

تشریح

''اور ایک آسمان میں ہے'' یہ بات حضرت حصینؓ نے اپنے گمان کے مطابق کہی تھی کیونکہ وہ ایمان واسلام کی دولت سے اس وقت تک بہرہ ور نہیں ہوئے تھے انہیں کیا معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی جگہ اور مقام مقرر نہیں ہے وہ تو زمین اور آسمان کے ایک ایک ذرہ پر حاوی اور محیط ہے اس کی ذات کسی مقام اور کسی جگہ کے ساتھ مختص نہیں ہے یا پھر یہ کہا جائے گا کہ ان کی اس بات کا مفہوم یہ تھا کہ وہ خدا جس کی آسمان میں فرشتے عبادت کرتے ہیں۔ (مظاہرِ حق)

سات زمینوں کا طوق بنا کر گلے میں ڈالنا

۲۱...... عن سعيد بن زيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أخذ شبرا من الأرض ظلماً فانه يطوقه يوم القيامة من سبع أرضين. متفق عليه (باب الغصب والعارية)

ترجمہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین بھی از راہِ ظلم لے گا قیامت کے دن ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین اس کے گلے میں بطورِ طوق ڈالی جائے گی۔

تشریح

کسی کی کوئی بھی چیز خواہ وہ زیادہ ہو یا کتنی ہی کم ہو اس سے زبردستی چھین لینا یا ہڑپ کر لینا نہ صرف ایک ظلم ہے بلکہ شرعی طور پر انتہائی سخت جرم اور گناہ ہے اور حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کی زمین کا ایک بالشت بھر حصہ بھی زبردستی ہتھیا لے گا تو اسے اس کے ظلم وجور کی یہ سزا دی جائے گی کہ قیامت کے دن زمین کا صرف وہی حصہ نہیں جو وہ غصب کرے گا بلکہ ساتوں زمینوں میں سے اتنی ہی زمین لے کر اس کے گلے میں بطورِ طوق ڈال دی جائے گی، العیاذ باللہ، شرح السنۃ میں "طوق ڈالنے" کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کی زمین کا بالشت بھر حصہ بھی غصب کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے زمین میں دھنسائے گا چنانچہ زمین کو وہ قطعہ جو اس نے غصب کیا ہوگا اس کے گلے کو طوق کی مانند جکڑ لے گا۔ (مظاہرِ حق)

عرشِ الٰہی کے سایہ میں جگہ پانے والے سات خوش نصیب

۲۲...... عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: سبعة يظلهم الله تعالیٰ فی ظله يوم لاظل الا ظله امام عادل و شاب نشأ فی عبادة الله و رجل قلبه

معلق بالمسجد و رجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه و رجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه و رجل دعته امرأة ذات منصب و جمال فقال انی أخاف الله و رجل تصدق بصدقة فأخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه. (کتاب الصلوٰة باب المساجد و مواضع الصلاة)

ترجمہ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس روز (یعنی قیامت کے دن) اپنے سایہ میں رکھے گا جس روز خدا کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا: (۱) انصاف کرنے والا حاکم (۲) وہ جوان جو اپنی جوانی کو خدا کی عبادت میں صرف کردے (۳) وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو جب تک وہ دوبارہ مسجد میں نہیں چلا جاتا اس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے (۴) وہ دو شخص جو محض خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں (۵) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور (خوفِ خدا سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں (۶) وہ شخص جس کو کسی شریف النسب اور حسین عورت نے (برے ارادے سے) بلایا ہو اور اس نے (اس کی خواہش کے جواب میں) کہہ دیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں (۷) وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ دیا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

تشریح

اس حدیث میں ان سات خوش نصیب اشخاص کی وضاحت کی گئی ہے جو اپنے اعمال و کردار کی بناء پر قیامت کے روز میدانِ حشر میں خدا کے سایہ میں ہوں گے یعنی خداوند قدوس ان اشخاص کو اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دے گا اور انہیں آخرت کی سختیوں سے بچائے گا، بعض حضرات نے کہا ہے کہ سایہ خداوندی سے مراد عرش کا سایہ ہے یعنی قیامت کے روز جبکہ تمام لوگ پریشان و حیران ہوں گے تو یہ سات اشخاص عرش کے سایہ میں رحمتِ خداوندی کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

اس حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ساتواں شخص وہ ہے جو خدا کی راہ میں اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال اتنی پوشیدگی سے خرچ کرتا ہے کہ جب وہ اپنے دائیں طرف کے آدمی کو کوئی چیز یعنی روپیہ پیسہ یا مال وغیرہ دیتا ہے تو اس کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے آدمی کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی اور اس طرح اس کے چھپانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کہیں ریا اور نمائش کا جذبہ نہ پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے ثواب سے محرومی رہے، بعض علماء نے اس کے حقیقی معنی ہی مراد لئے ہیں یعنی وہ شخص اتنے مخفی طریقہ سے صدقہ و خیرات کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کس کو کیا دیا ہے، اس صورت میں یہ جملہ مکمل پوشیدگی کا مفہوم ادا کر رہا ہے۔ (مظاہرِ حق)

سات مقامات پر نماز پڑھنے کی ممانعت

۲۳...... وعن ابن عباس قال: نهى رسول الله صلى الله عليه

وسلم أن يصلى فى سبعة مواطن: فى المزبلة و المجزرة و المقبرة و قارعة الطريق و فى الحمام و فى معاطن الابل و فوق ظهر بيت الله. رواه الترمذی و ابن ماجه

(باب المساجد و مواضع الصلاة)

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے: (۱) جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جاتی ہوں (یعنی کوڑی) (۲) جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہوں (۳) مقبرہ (۴) راستہ کے درمیان (۵) حمام کے اندر (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) خانہ کعبہ کی چھت پر۔

تشریح

بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے ظاہری الفاظ کی وجہ سے مقبرہ کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور بعض علماء کے نزدیک مقبرہ میں نماز پڑھنا جائز ہے لیکن قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا متفقہ طور پر تمام علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔

مزبلۃ اور مجزرۃ یعنی کوڑی اور مذبح میں نماز پڑھنا اس لئے مکروہ ہے کہ ان دونوں جگہوں میں نجاست اور گندگی پھیلی رہتی ہے چنانچہ ان مقامات میں اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جو صاف ہو مگر اس کے قریب ہی نجاست پڑی ہو یا نجاست ہی پر مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھی جائے تو یہ مکروہ ہے کیونکہ اس سے دین کی حقارت و بے وقعتی ظاہر ہوتی ہے اور نماز کی رفعتِ شان کا تقاضایہ ہے کہ اسے بالکل

پاک وصاف جگہ میں ادا کیا جائے نہ کہ ایسی جگہ جہاں گندگی ونجاست پھیلی ہوئی ہو۔

راستہ کے درمیان نماز پڑھنا اس لئے ممنوع ہے کہ وہاں لوگوں کے آنے جانے کی وجہ سے دھیان بٹتا ہے اور یکسوئی حاصل نہیں ہوتی نیز اس سے لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے، پھر دوسرے یہ کہ عام گذرگاہ ہونے کی وجہ سے اگر لوگ مجبوری کی بناء پر نمازی کے آگے سے گذریں گے تو ان کے گذرنے سے نمازی گناہگار ہوگا اور اگر لوگ بے ضرورت ہی گذریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے۔

حمام میں نماز پڑھنا اس لئے مکروہ ہے کہ وہ ستر کھلنے اور شیطان کے رہنے کی جگہ ہے، کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا اس لئے مکروہ ہے کہ اس سے کعبۃ اللہ کی بے ادبی ہوتی ہے۔ (مظاہر حق)

سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم

۲۴......عن ابن عباس قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أمرت أن اسجد علی سبعة أعظم علی الجبهة والیدین والرکبتین و اطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر. (کتاب الصلوٰۃ باب السجود و فضله)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (جسم کی) سات ہڈیوں یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، گھٹنے اور دونوں پیروں کے پنجوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ ممنوع ہے کہ (نماز کے دوران) ہم کپڑوں اور بالوں کو سمیٹیں۔

تشریح

اس حدیث کے ذریعے بتایا جارہا ہے کہ سجدہ میں جسم کے کس کس عضو کو زمین پر ٹیکنا چاہئے چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ سجدہ کے وقت پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے پنجوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے، پیشانی اور دونوں پیروں کے ساتھ سجدہ کرنا فرض ہے دونوں پیروں میں سے کم سے کم ایک انگلی کا زمین پر رکھنا شرط ہے اور ہاتھوں اور زانوؤں کو زمین پر رکھنا سنت ہے۔

اس حدیث کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے ہوئے بالوں اور کپڑوں کو اس غرض سے سمیٹنا اور ہٹانا کہ وہ خاک آلودنہ ہوں ممنوع ہے ویسے بھی بغیر اس مقصد کے یوں ہی کپڑوں اور بالوں کو سمیٹنا یا دامن وغیرہ کو باندھ لینا ممنوع ہے۔ (مظاہر حق)

سات اشرفیاں پیچھے چھوڑنا ناپسند

۲۵ ...... عن عائشة رضی الله عنها قال: کان لرسول الله صلی الله علیه وسلم عندی فی مرضه ستة دنانیر او سبعة فأمرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم أن أفرقها فشغلنی وجع نبی الله صلی الله علیه وسلم ثم سألنی عنها: مافعلت الستة قلت: لا والله لقد کان شغلنی وجعک فدعا بها ثم وضعها فی کفه فقال: ماظن نبی الله لو لقیَ الله عزوجل و هذه عنده. رواه أحمد (کتاب الزکوة باب الانفاق و کراهیة الامساک)

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے دوران میرے پاس آپ کی چھ یا سات اشرفیاں تھیں لہٰذا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں انہیں تقسیم کردوں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے ان کو (تقسیم کرنے سے) باز رکھا (یعنی آپ کی بیماری کی وجہ سے مجھے ان کو تقسیم کرنے کی مہلت نہیں ملی) چنانچہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا کہ ان چھ یا سات اشرفیوں کا کیا ہوا؟ حضرت عائشہ (کہتی ہیں کہ میں) نے عرض کیا کہ میں نے انہیں ابھی تقسیم نہیں کیا خدا کی قسم! (آپ کی بیماری نے انہیں تقسیم کرنے سے) مجھے باز رکھا ہے (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشرفیوں کو منگوایا اور انہیں اپنے ہاتھوں پر رکھ کر فرمایا کہ "کیا یہ گمان (کیا جاسکتا) ہے کہ خدا کا نبی اللہ عزوجل سے اس حال میں ملاقات کرے کہ یہ اشرفیاں اس کے پاس ہوں۔"

تشریح

اس حدیث کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات مقامِ نبوت کے منافی ہے کہ خدا کا نبی جب اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مالکِ حقیقی سے ملے تو اس کے گھر میں مال و زر موجود ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنبیہ فرمائی کہ ان اشرفیوں کو گھر میں پڑے رہنا مجھے قطعی پسند نہیں ہے انہیں فوراً تقسیم کردو۔ (مظاہرِ حق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سات سال کی عمر میں ہوا

۲٦ ...... وعن عائشة أن النبی صلی الله علیه وسلم تزوجها وهی بنت سبع سنین و زفت الیه و هی بنت تسع سنین و لعبها معها و مات عنها و هی بنت ثمانی عشرة.

رواه مسلم (باب الولی فی النکاح)

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس وقت نکاح کیا جبکہ ان کی عمر سات سال تھی اور جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بھیجی گئیں تو ان کی عمر نو سال کی تھی اور ان کے (کھیلنے کے لئے) کھلونے ان کے ساتھ تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اس وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

تشریح

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ابتدائی زندگی کے تین اہم موڑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی رفاقت کی مدت ظاہر کرتی ہے، نو سال کی عمر بچپن کی عمر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تشریف لائیں تو ان کے ساتھ وہ کھلونے بھی آئے جن سے وہ اپنے گھر میں کھیلا کرتی تھیں اور وہ کھلونے گڑیاں تھیں جو عام

طور پر بچیوں کا سب سے محبوب کھلونا ہوتی ہیں، چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان گڑیوں کو دیکھا تو ان پر اظہارِ ناپسندیدگی نہیں کیا لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ گڑیوں کا بنانا جائز ہے اور بچیوں کا گڑیوں سے کھیلنا مباح ہے، اس کا سبب علماء نے یہ لکھا ہے کہ گڑیوں سے کھیلنا دراصل بچیوں کے لئے ایک سبق بھی ہے جس سے وہ اولاد کی پرورش، سینا، پرونا اور گھر کی اصلاح وانتظام کی تربیت حاصل کرتی ہیں، تاہم اس بارے میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ ابتداءِ ہجرت کا ہے اور اس وقت تک تصویر کی حرمت نازل نہیں ہوئی ہوگی، جبکہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ساتھ جو گڑیاں لے کر آئی تھیں ان میں صورتیں بنی ہوئی نہیں تھیں جو تصویروں میں ہوتی ہیں اور حرام ہیں بلکہ کپڑوں اور چھیتڑوں کو لپیٹ کر بغیر صورتوں کے یوں ہی بنائی گئی تھیں جن سے کھیلنے میں مضائقہ نہیں۔

جہنم کے سات دروازے

۲۷...... وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لجهنم سبعة أبواب: باب منها لمن سل السيف علی أمتی أو قال: علی أمة محمد.

رواہ الترمذی وقال: هذا حدیث غریب (باب مایضمن من الجنایات)

ترجمہ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جو میری امت (کے لوگوں) پر، یا یہ فرمایا امتِ محمدیہ پر (ناحق) تلوار اٹھائے۔''

سات بیماریوں کے لئے شفاء

۲۸ ......وعن أم قيس قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: على ماتدغرن أولادكن بهذا العلاق عليكن بهذا العود الهندى فان فيه سبعة أشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب. متفق عليه (كتاب الطب و الرقى)

ترجمہ

حضرت اُمِ قَیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بچوں کے حلق کا علاج اس طرح دبا کر کیوں کرتی ہو بلکہ تمہیں ان کا علاج عودِ ہندی یعنی کوٹ کے ذریعے کرنا چاہئے کیونکہ عودِ ہندی سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک ذات الجنب ہے عذرہ کی صورت میں سعوط کیا جائے (یعنی عذرہ بیماری کو دور کرنے کے لئے عود ہندی کو پانی میں گھول کر ناک میں ٹپکایا جائے) اور ذات الجنب کی صورت میں لدود کیا جائے (یعنی ذات الجنب کی بیماری کو دور کرنے کے لئے عودِ ہندی کو پانی میں گھول کر باچھ کی طرف سے منہ میں ٹپکایا جائے)

تشریح

''عُذرہ'' ایک حلق کی بیماری ہے جو شیر خوار بچوں کو ہو جایا کرتی ہے اس کا سبب خون کا ہیجان ہوتا ہے جب بچوں کو یہ بیماری ہوتی ہے. تو عورتیں ان کے حلق میں انگلی ڈال کر ورم کو دباتی ہے اور کوے کو اوپر اٹھا دیتی ہیں جس سے بچے کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اس حدیث میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقۂ علاج کے بارے میں بطور خاص انکار فرمایا کہ تم اپنے بچوں کے حلق کو انگلی سے کیوں دباتی ہو، یعنی اس طریقۂ علاج سے اجتناب کرو۔

''ذاتُ الجنب'' ایک بیماری ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ سینے میں ورم ہو جاتا ہے اور یہ اگر چہ عضلات میں پیدا ہوتا ہے مگر پھر باطن سے ظاہر میں آجاتا ہے اور یہ صورت خطرناک ہے اس کا شمار مہلک امراض میں ہوتا ہے، اس کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ریاحِ غلیظہ کے رک جانے کی وجہ سے پہلو میں ایک درد ہوتا ہے یہاں حدیث میں جس ذاتُ الجنب کا ذکر ہے اس سے مراد یہی دوسری صورت ہے کیونکہ ''عودِ ہندی'' ریاحی امراض کی دوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشادِ گرامی میں سات بیماریوں کو ذکر فرمایا لیکن نام صرف دو بیماریوں کا لیا باقی پانچ کے بارے میں سکوت فرمایا کیونکہ اس موقع پر ان پانچوں کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ پانچ بیماریاں ایسی ہوں جو عرب میں مشہور ہوں اور ان کے بارے میں لوگ خود جانتے ہوں اور ان دو بیماریوں کے بارے میں لوگوں کا علم محدود ہو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو بیماریوں کا نام لیا، لیکن اس حدیث میں

''سات بیماریوں'' کے ذکر سے یہ لازم نہیں آتا کہ ''قسط'' صرف انہی سات بیماریوں میں کام آنے والی ہے سات سے زیادہ کسی اور بیماری کے لئے فائدہ مند نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس دوا کا فائدہ بہت وسیع ہے اور بہت سی بیماریوں میں استعمال کی جاتی ہے جن میں سے کچھ بیماریاں وہ ہیں جن کو پہلے بیان کیا جاچکا ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ سات بیماریوں کے لئے یہ بہت فائدہ مند ہوگی اس لئے یہاں ذکر کیا گیا۔ (مظاہرِ حق)

عجوہ کھجوریں کھانے والے کو زہر اور جادو نقصان نہیں کرتا

۲۹...... عن سعد قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر. (كتاب الاطعمة)

ترجمہ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت (کوئی اور چیز کھانے سے پہلے) سات عجوہ کھجوریں کھائے گا اس کو اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

تشریح

''عجوہ'' مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سے ایک قسم ہے جو صیحانی سے بڑی اور سیاہی مائل ہوتی ہے یہ قسم مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور اعلیٰ ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کھجور کا اصل درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ (مظاہرِ حق)

سات عجوہ کھجوروں سے دل کی بیماری کا علاج

۳۰...... عن سعید قال: مرضت مرضا أتانی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی فوضع یده بین ثدیی حتی وجدت بردها علی فؤادی و قال: انک رجل مفؤد ائت الحارث بن کلدة أخا ثقیف فانه رجل یتطبّب فلیأخذ سبع تمرات منهم عجوة المدینة فلیجأتهن بنواتهن ثم لیلدّک بهن. رواه أبوداؤد (کتاب الاطعمة)

ترجمہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں بہت سخت بیمار ہوا (تو) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کی غرض سے میرے پاس تشریف لائے، آپ نے (اس وقت) میری دونوں چھاتیوں کے درمیان (یعنی میرے سینہ پر) اپنا دستِ مبارک رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل پر محسوس کی پھر آپ نے فرمایا کہ تم ایک ایسے شخص ہو جو دل کے درد میں مبتلا ہے (یعنی تم قلب کے مریض ہو) لہٰذا تم حارث بن کَلْدَہ کے پاس جاؤ جو قبیلۂ ثقیف سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ وہ شخص طب (علاج و معالجہ کرنا) جانتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ مدینہ کی (سب سے اعلیٰ قسم کی کھجور) عجوہ میں سے سات کھجوریں لے پھر ان کو گھٹلیوں سمیت کوٹ لے اور اس کے بعد ان کو دوا (کی صورت میں) تمہارے منہ میں ڈالے

سات مہینوں میں تین عظیم واقعات کی پیشین گوئی

۱۳۱...... عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الملحمة العظمى و فتح القسطنطنية و خروج الدجال في سبعة أشهر. رواه الترمذی و أبوداؤد (كتاب الفتن)

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنگِ عظیم کا واقع ہونا، قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجّال کا نکلنا، یہ سب سات ماہ کے اندر ہوگا۔“

تشریح

”جنگِ عظیم“ سے مراد بعض حضرات کے نزدیک وہ جنگ ہے جس کے بارے میں پہلے فرمایا جاچکا ہے کہ لڑائی کے خاتمہ پر جب لوگ اپنے عزیز و اقارب کے جانی نقصان کا جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ سو میں سے ایک آدمی زندہ بچا اور باقی وفات پاگئے مگر زیادہ صحیح بات یہ کہ اس جنگ سے مراد اس شہر کی فتح ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ اسمائے الٰہی کی برکت یعنی تہلیل و تکبیر کے نعرہ کے ذریعہ فتح ہوجائے گا اور کشت وخون کی نوبت تک نہیں آئے گی جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

مذکورہ بالا تینوں چیزوں کے واقع ہونے کے متعلق جو سات مہینے کی مدت ذکر فرمائی گئی ہے وہ ان دونوں شہروں اور فتنۂ دجال کی طرف مسلمانوں کے متوجہ

ہونے کے اعتبار سے فرمائی گئی ہے ورنہ جہاں تک ان دونوں شہروں کے فتح ہونے کا اعتبار ہے تو مذکورہ جنگِ عظیم اور فتحِ قسطنطنیہ کا وقوع پذیر ہونا یکے بعد دیگرے بغیر کسی تاخیر کے ہوگا اور ان دونوں کے بعد دجال ظاہر ہو جائے گا۔ (مظاہرِ حق)

ایک گائے یا اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں

۳۲...... وعن جابر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة. رواه مسلم و أبوداؤد واللفظ له (باب فی الاضحیة)

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قربانی کے لئے) ایک گائے اور ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔

سات باتوں کا حکم

۳۳......وعن أبی ذر قال: أمرنی خلیلی بسبع: أمرنی بحب المساکین و الدنو منهم وأمرنی أن أنظر الیٰ من هو دونی ولا أنظر الیٰ من هو فوقی وأمرنی أن اصل الرحم و ان أدبرت وأمرنی أن لا أسال أحدا شیئاً وأمرنی أن أقول بالحق وان کان مرا و أمرنی أن لاأخاف فی الله لومة لائم وأمرنی أن اکثر من قول لاحول و لاقوة الا بالله فانهن من کنز تحت العرش. رواه احمد (کتاب الرقاق)

ترجمہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے چنانچہ آپ نے ایک حکم یہ دیا کہ میں فقراء ومساکین سے محبت کروں اوران سے قربت رکھوں، دوسرا حکم یہ کہ میں اس شخص کی طرف دیکھوں جو (دنیاوی اعتبار سے) مجھ سے کمتر درجہ کا ہےاوراس شخص کی طرف نہ دیکھوں جو (جاہ ومال اور منصب میں) مجھ سے بالاتر ہے، تیسرا حکم یہ دیا کہ میں قرابت داروں سے رشتے داری کو قائم رکھوں اگرچہ کوئی (قرابت دار) رشتہ داری کو منقطع کرے، چوتھا حکم یہ دیا کہ میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگوں، پانچواں حکم یہ دیا کہ میں (ہر حالت میں) حق بات کہوں اگرچہ وہ (سننے والے کو) کڑوی معلوم ہو، چھٹا حکم یہ دیا کہ میں خدا کے دین کے معاملہ میں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں ملامت کرنے والوں کی کسی ملامت سے نہ ڈروں اور ساتواں حکم یہ دیا کہ میں کثرت کے ساتھ ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کا ورد رکھوں (پھر آپ نے فرمایا کہ) یہ ساتوں باتیں اور عادتیں اس خزانہ کی ہیں جو عرشِ الٰہی کے نیچے ہے (اور جس سے فیوض وبرکات نازل ہوتے ہیں)

تشریح

بعض روایات میں آیا ہے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں

سے ایک خزانہ ہے، ان الفاظ کو جنت کا خزانہ کس اعتبار سے فرمایا گیا ہے؟ اس سلسلہ میں ایک قول یہ ہے کہ جس طرح خزانہ عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے اسی طرح یہ الفاظ اپنی حقیقت اور نفاست و پاکیزگی کے اعتبار سے لوگوں کی نظروں سے محفوظ ہیں۔ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم ان الفاظ کا حقیقی مفہوم بھی جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جان سکتے ہیں، تب آپ نے فرمایا (ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ) اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے پھرنا اور بچنا صرف اللہ تعالیٰ کی مدد پر منحصر ہے اور اللہ کی طاعت وعبادات پر قادر ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی قدرت وطاقت پر منحصر ہے۔ مشائخ نے ان الفاظ کے ورد کی بہت وصیت کی ہے اور فرمایا ہے کہ توفیقِ عمل کی راہ میں اس سے زیادہ معین و مددگار اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (مظاہرِ حق)

حضرت مہدی علیہ السلام سات برس تک حکومت کریں گے

۳۴...... وعن أبی سعید الخدری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: المهدی منی أجلی الجبهة و أقنی الأنف یملأ الأرض قسطاً وعدلا کما ملیت ظلما و جورا یملک سبع سنین. رواہ ابو داؤد (باب اشراط الساعة)

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے، روشن و کشادہ پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے وہ روئے زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری تھی، وہ سات برس تک روئے زمین پر برسرِ اقتدار رہیں گے۔

ہر نبی کے سات خاص آدمی ہوتے ہیں

۳۵......عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان لکل نبی سبعة نجباء و رقباء و أعطیت أنا أربعة عشرة قلنا: من هم قال: أنا وابنای و جعفر و حمزة أبوبکر و عمر و مصعب بن عمیر و بلال و سلمان و عمار و عبد الله بن مسعود و أبوذر و المقداد. رواه الترمذی (باب جامع المناقب)

ترجمہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو سات نہایت مخصوص و برگزیدہ ترین لوگ اور اس کی ہر حالت کی نگہبانی وحفاظت کرنے والے عطا کئے جاتے ہیں لیکن مجھ کو ایسے چودہ افراد (یعنی دو چند) عطا کئے گئے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا تو) ہم نے ان سے پوچھا کہ وہ چودہ کون کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ایک تو میں ہوں اور میرے دونوں بیٹے (حسن وحسین رضی

اللہ عنہما) جعفر بن ابی طالب، حمزہ بن عبد المطلب، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبد اللہ بن مسعود، ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

ستر کے عدد والی احادیث

دجال کے گدھے کے کانوں کے درمیان ستّر باع کا فاصلہ ہوگا

۳۶...... وعن أبی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: یخرج الدجال علی حمار أقمر ما بین أذنیه سبعون باعا. رواه البیهقی (مشکوة ج ۲ ص ۴۷۷)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دجال ایک سفید رنگ کے گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستّر باع کا فاصلہ ہوگا۔ (بیہقی)

تشریح

یعنی دجال کا گدھا ایک تو نہایت سفید ہوگا دوسرے اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستّر باع کا فاصلہ ہوگا اور ایک باع یہ ہے کہ انسان اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تو دونوں کے درمیان جو فاصلہ ہے اس کو باع کہتے ہیں۔

میدانِ قیامت میں ستّر گز پسینہ بہنا

۳۷......عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یعرق الناس یوم القیامۃ حتی یذھب عرقھم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمھم حتیٰ یبلغ آذانھم" متفق علیہ (کتاب احوال القیامۃ)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن (میدانِ حشر میں حساب وکتاب کی ابتداء ہوگی اور نامۂ اعمال کھلنے شروع ہوں گے تو) لوگوں کو پسینہ آئے گا اور وہ پسینہ اس قدر بہے گا کہ زمین کے اندر ستّر گز تک چلا جائے گا اور ان کے لئے لگام بن جائے گا یہاں تک کہ اُن کے کانوں تک پہنچ جائے گا یعنی وہ پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر لگام کی طرح ان کے منہ کو جکڑ لے گا کہ وہ بات چیت کرنے پر بھی قادر نہیں ہوسکیں گے۔

تشریح

اس حدیث مبارکہ کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں آئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جو پسینہ آئے گا وہ ان کے اعمال کے مراتب کے بقدر ہوگا چنانچہ سب سے کم پسینہ ان لوگوں کو ہوگا جن کے اعمال بہت زیادہ اور اچھے ہوں گے اور وہ لوگ صرف ٹخنوں تک پسینے میں شرابور ہوں

گے اسی پر دوسروں کو قیاس کیا جاسکتا ہے کہ جس شخص کے نیک اعمال جتنے کم اور برے اعمال جتنے زیادہ ہوں گے وہ اتنا ہی زیادہ پسینے میں غرق ہوگا۔ (مرقاۃ)

ستّر سال کے برابر دوزخ کی گہرائی

۳۸...... عن عتبة بن غزوان قال: ذكر لنا ان الحجر يلقى من شفة جهنم فيهوى فيها سبعين خريفاً لا يدرك لها قعراً والله لتملان ولقد ذكر لنا ان ما بين مصراعين من مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة اربعين سنة ولياتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام. رواه مسلم (باب صفة الجنة واهلها ج۲ ص۳۹۷)

ترجمہ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی گئی) کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ''اگر دوزخ کے (اوپر والے) کنارے سے کوئی پتھر گرایا جائے تو وہ ستّر برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائے گا اور دوزخ کی تہہ تک نہیں پہنچے گا، خدا کی قسم دوزخ (اتنی گہری اور وسیع ہونے کے باوجود کافروں سے) پوری بھر جائے گی'' اور (حضرت عتبہؓ کہتے ہیں کہ) ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ذکر کیا گیا کہ ''جنت کے کسی بھی دروازے کے دونوں بازوؤں کے درمیان چالیس برس کی

مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ جنت (اتنی وسعت اور کشادگی کے باوجود) لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی۔

جنتیوں کے سترّ قسم کے لباس

۳۹...... عن ابی سعید قال: قال رسول اللہ صلی ا للہ علیه وسلم: إن أول زمرة يدخلون الجنة يوم القيامة ضوء وجوههم على مثل ضوء القمر ليلة البدر والزمرة الثانية على مثل أحسن كوكب درى فى السماء لكل رجل منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من ورائها. رواه الترمذی (باب صفة اهل الجنة)

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جنت میں جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے اور دوسری جماعت کے لوگوں کے چہرے آسمان کے اس ستارے کی طرح روشن و چمکدار ہوں گے جو سب سے زیادہ چمکتا ہے نیز ان میں سے ہر شخص کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے جسم پر (لباس کے) ستّر جوڑے ہوں گے (اور وہ دونوں بیویاں اتنی صاف وشفاف اور حسین وجمیل ہوں گی کہ) ان کی پنڈلیوں کے اندر کا گودا ستّر جوڑوں کے نیچے سے نظر آ رہا ہوگا۔

جنتیوں کا ستر مسندوں پر تکیہ لگانا

۴۰...... عن أبی سعید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: إن الرجل فی الجنة لیتکیٔ فی الجنة سبعین مسندا قبل أن یتحول ثم تأتیه امرأة فتضرب علی منکبه فینظر وجهه فی خدها أصفی من المرآة وإن أدنی لؤلؤة علیها تضیء ما بین المشرق والمغرب فتسلم علیه فیرد السلام ویسألها: من أنت فتقول: أنا من المزید وإنه لیکون علیها سبعون ثوبا فینفذها بصره حتی یری مخ ساقها من وراء ذلک وإن علیها من التیجان أن أدنیٰ لؤلؤة منها لتضیء ما بین المشرق والمغرب . رواه أحمد (باب صفة الجنة واهلها)

ترجمہ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جنتی مرد جنت میں ستر مسندوں کا تکیہ لگا کر بیٹھے گا قبل اس کے کہ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلے، پھر جنت کی حوروں میں ایک حور اس کے پاس آئے گی اور (اس کو اپنی طرف متوجہ ومائل کرنے کے لئے) اس کے کاندھے پر ٹھوکا دے گی، وہ مرد اس کی طرف متوجہ ہوگا اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ صاف وروشن ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا اور حقیقت

یہ ہے کہ اس عورت کے (کسی زیور یا تاج میں جڑا ہوا) ایک معمولی سا موتی بھی (اس قدر بیش قیمت اور نظر کو خیرہ کرنے والا ہوگا کہ) اگر وہ دنیا میں آجائے تو مشرق سے مغرب تک (کی ہر چیز) کو روشن و منور کردے، بہر حال وہ حور اس مرد کو سلام کرے گی اور مرد اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ وہ کہے گی کہ میں ''مزید'' میں سے ہوں اور صورتِ حال یہ ہوگی کہ اس عورت کے جسم پر ستّر (رنگ برنگ) کپڑوں کا (تہ در تہ) لباس ہوگا اور اس مرد کی نظر اس لباس میں سے بھی پار ہو جائے گی اور اس عورت کے سر پر تاج رکھے ہوں گے اور ان تاجوں کا معمولی سا موتی بھی ایسا ہوگا کہ اگر وہ دنیا میں آجائے تو مشرق سے مغرب تک کی ہر چیز کو روشن و منور کردے۔

تشریح

''قبل اس کے کہ وہ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلے'' کے ذریعے اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس مرد کے پہلوؤں میں اتنے زیادہ گاؤ تکیے رکھے ہوں گے کہ وہ ایک ہی پہلو پر بیٹھا ہوا دوسرا پہلو بدلنے تک طرح طرح کے ستّر تکیوں سے ٹیک لگائے گا۔ ''میں مزید میں سے ہوں'' یعنی ان نعمتوں میں سے ایک نعمت ہوں جن کا حق تعالیٰ نے تمہاری نیکو کاریوں کے بدلہ و جزا کے علاوہ خصوصی انعام کے طور پر مزید عطا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ (مرقاۃ)

دوزخ کی آگ ستّر گنا سخت ہے

۴۱...... عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نار كم جزء من سبعين جزء من نار جهنم" قيل يارسول الله ان كانت لكافية قال: "فضلت عليهن بتسعة وستين جزء كلهن مثل حرها." متفق عليه (باب صفة النار واهلها)

ترجمہ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہاری (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! یہ تو دنیا کی آگ ہی (عذاب دینے کے لئے) کافی تھی (پھر اس سے بھی زیادہ حرارت وتپش رکھنے والی آگ پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟) آنحضرت ﷺ نے فرمایا "دوزخ کی آگ کو یہاں (دنیا) کی آگ سے انہتر (۶۹) حصے بڑھا دیا گیا ہے اور ان انہتر (۶۹) حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری (دنیا کی) آگ کے برابر ہے۔

ستّر پردے

۴۲...... وعن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله خلق إسرافيل منذ يوم خلقه صافا قدميه لايرفع بصره بينه وبين الرب تبارك وتعالى سبعون

نورا ما منها من نور يدنو منه إلا احترق . رواه الترمذی

وصححه (بدء الخلق وذكر الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیلؑ کو جس وقت پیدا کیا گیا، وہ اسی وقت سے اپنے دونوں پیروں کو صف بستہ کئے (بالکل تیار) کھڑے ہیں نظر تک نہیں اٹھاتے ان کے اور ان کے بزرگ و برتر پروردگار کے درمیان نور کے ستّر پردے (حائل) ہیں اگر اسرافیلؑ (بغرض محال) ان نور (کے پردوں میں سے) کسی ایک نور (کے پردے) کے قریب پہنچ جائیں تو وہ جل کر رہ جائیں۔

تشریح

''نظر تک نہیں اٹھاتے،،یعنی وہ ہر لحہ صور کی طرف متوجہ ہیں اس لئے نگاہ نہیں ہٹاتے، اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت ہی سے صور پھونکنے کے حکم کی بجا آوری کے لئے بالکل مستعد اور اس طرح منتظر کھڑے ہیں کہ شاید اسی لمحے حکم آپہنچے۔

دوزخ کے پہاڑ صعود کی چڑھائی ستّر سال

۴۳...... عن ابی سعید عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من النار يتصعّد فيه سبعين خريفا ويهوى به كذلک فيه ابداً . رواه الترمذی (باب صفة النار واهلها)

ترجمہ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "صعود (جس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت "سَأُرْهِقُهُ صَعُوْدًا" میں ہے) دوزخ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر ستّر برس چڑھایا جائے گا اور وہاں سے اسی طرح (ستّر برس تک) گرایا جائے گا اور برابر یہی سلسلہ جاری رہے گا (یعنی کافر دوزخی ہمیشہ اس پہاڑ پر چڑھائے اور گرائے جاتے رہیں گے)۔

نور کے ستّر پردے

۴۴...... عن زرارة بن اوفیٰ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لجبریل: ھل رایت ربک؟ فانتقض جبریل وقال یامحمد! ان بینی وبینہ سبعین حجاباً من نور لو دنوت من بعضھا لاحترقت، ھکذا فی المصابیح

(بدء الخلق وذکر الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام)

ترجمہ

حضرت زَرَارَہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے پرودگار کو دیکھا ہے؟ حضرت جبرائیل (یہ سن کر) تھر تھر کانپنے لگے پھر بولے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے اور خدا کے درمیان

نور کے ستّر پردے ہیں، اگران پردوں میں سے کسی پردے کے قریب ہونے کے لئے آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔

غزوۂ بدر میں ستّر مقتول اور ستّر قیدی

۴۵...... عن ابن عباس قال: بينما رجل من المسلمين يومئذ يشتد فی إثر رجل من المشركين أمامه إذ سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس يقول: أقدم حيزوم إذ نظر إلى المشرک أمامه خر مستلقيا فنظر إليه فإذا هو قد خطم أنفه وشق وجهه كضربة السوط فاخضر ذلک أجمع فجاء الأنصاری فحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: صدقت ذلک من مدد السماء الثالثة فقتلوا يومئذ سبعين وأسروا سبعين . رواه مسلم (باب فی المعجزات)

ترجمہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دن (یعنی غزوۂ بدر کے دن) جبکہ ایک مسلمان ایک مشرک کا تعاقب کر رہا تھا جو آگے بھاگا جا رہا تھا، تو اچانک اس (مسلمان) نے مشرک پر پڑے ہوئے چابک کی آواز سنی، پھر اس نے ایک سوار کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا ''حیزوم'' (اقدام کر، حملہ کر) پھر اس مسلمان کی نظر اپنے آگے بھاگتے ہوئے مشرک کی طرف گئی تو دیکھا کہ وہ زمین پر چت پڑا ہوا ہے، اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس مشرک کی ناک پر

نشان پڑا ہوا ہے اور اس کا منہ پھٹا ہوا تھا جو چابک کی مار کی علامت تھی اور وہ تمام جگہ جہاں چابک پڑا تھا سبز و سیاہ ہوگئی تھی (یعنی جس طرح کوئی جگہ چوٹ کھا کر نیلی ہو جاتی ہے اسی طرح اس کی ناک کا وہ حصہ جس پر چابک کا وہ نشان نظر آرہا تھا، نیلا پڑ گیا تھا) چنانچہ وہ انصاری مسلمان (جس نے اس مذکورہ مشرک کا مذکورہ حال دیکھا تھا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سے (یہ سارا واقعہ) بیان کیا، آپ نے فرمایا کہ "تم سچ کہتے ہو، وہ فرشتہ (جس نے اس مشرک کو چابک مار کر ہلاک کیا تھا) تیسرے آسمان کی فوجی کمک کا فرشتہ تھا" اس دن مسلمانوں نے ستّر کافروں کو قتل کیا اور ستّر کو گرفتار کر لیا تھا۔

ستّر امتوں کو مکمل کرنے والے

٤٦...... عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في قوله تعالىٰ: كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قال: أنتم تتمون سبعين أمة أنتم خيرها وأكرمها على الله تعالى. رواه الترمذي وابن ماجه والدارمي (باب ثواب هذه الأمة)

ترجمہ

حضرت بہز بن حکیم معاویہؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ بہز کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کُنتُمْ خَیْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ

لِلنَّاسِ ‘‘(امتوں میں سب سے بہتر امت تم تھے جنہیں لوگوں کی ہدایت وبھلائی کے لئے پیدا کیا گیا) کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (اے اہل اسلام) تم ستّر امتوں کو پورا کرتے ہو اور اللہ کے نزدیک تم ان امتوں میں سب سے بہتر اور قابلِ قدر ہو۔

تشریح

’’ستر امتوں‘‘ سے مراد وہ گذشتہ امتیں ہیں جو بڑی بڑی تھیں اور جن کا عدد ستر تک پہنچتا ہے اور انہیں کے ضمن میں چھوٹی چھوٹی امتیں بھی آجاتی ہیں۔ (مظاہر حق)

رکنِ یمانی کی دُعا پر ستّر فرشتوں کا آمین کہنا

۴۷...... **عن أبی هريرة رضی الله عنه أن النبی صلى الله عليه وسلم قال: وكل به سبعون ملكا يعنی الركن اليمانی فمن قال: اللهم إنی أسألک العفو والعافية فی الدنيا والآخرة ربنا آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار قالوا: آمين.** رواه ابن ماجه (باب دخول المكة والطواف)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا’’ وہاں یعنی رکن یمانی پر ستّر فرشتے متعین ہیں چنانچہ جو شخص (وہاں) یہ دعا پڑھتا ہے، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں وہ دعا یہ ہے:-

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا

آتِنا فِي الدُّنيا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنا عَذابَ النَّارِ

(اے اللہ! میں تجھ سے گناہوں کی معافی اور دنیا وآخرت میں عافیت مانگتا ہوں، اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

تشریح

رکنِ یمانی کی جب یہ فضیلت ہے تو حجرِ اسود کی فضیلت اس سے بھی زائد ہوگی لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ فضیلت وامتیاز صرف رکنِ یمانی ہی کے ساتھ مختص ہو اور حجرِ اسود کے لئے اس سے زائد دوسری فضیلتیں ہوں، ایک دوسری حدیث اور اس حدیث کے مجموعے سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اس دعا کا پڑھنا رکنِ یمانی اور حجر اسود کے درمیان ہی ہوتا ہوگا کیونکہ طواف کرتے ہوئے دعا کے لئے ٹھہرنا تو درست ہی نہیں ہے، لہذا جو لوگ طواف کے دوران ٹھہر کر دعا پڑھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ (مظاہرِ حق ومرقاۃ)

غزوۂ احد میں ستّر انصار کی شہادت

۴۸...... عن قتادة قال مانعلم حياً من احياء العرب اكثر شهيداً اعزّ يوم القيامة من الانصار قال وقال انس قتل منهم يوم أُحد سبعون ويوم بئر معونة سبعون ويوم اليمامة على عهد ابى بكر سبعون. رواه البخاری (كتاب المناقب)

ترجمہ

حضرت قتادہ نے فرمایا کہ قبائلِ عرب میں سے کسی قبیلہ یا قوم کے

بارے میں ہمیں یہ علم نہیں کہ اس کے شہیدوں کی تعداد انصار کے شہیدوں سے زیادہ ہو اور قیامت کے دن انصار سے زیادہ باعزت مانیں بائیں، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اُحد کی جنگ میں ستّر انصارؓ شہید ہوئے، بیرِ معونہ میں ستّر انصار شہید ہوئے اور یمامہ کی جنگ میں جو حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں (مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی) ستّر انصار شہید ہوئے۔

تشریح

''انصار سے زیادہ باعزت مانے جائیں'' مطلب یہ ہے کہ جس قبیلہ کے شہیدوں کی تعداد زیادہ ہوگی قیامت کے دن اسی کو زیادہ عزت ملے گی لہٰذا ہمارے علم کے مطابق انصار ہی چونکہ ایک ایسا قبیلہ اور ایسی قوم ہے جس کے افراد نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے زیادہ اپنی جانیں قربان کی ہیں اور اس اعتبار سے ان کے شہیدوں کی تعداد الگ الگ سب قبیلوں اور قوموں کے شہیدوں سے زیادہ ہے اس لئے قیامت کے دن وہ عزت کہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہے، سب سے زیادہ انصار ہی کو ملے گی۔ (مظاہرِ حق)

ستّر گز قبر کا کشادہ ہونا

۴۹...... عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "اذا اقبر الميت أتاه ملكان اسودان أز رقان يقال احدهما المنكر والآخر النكير فيقولان ما كنت

تقول فی هذا الرجل؟ فیقول ما کان یقول هو عبدالله ورسوله اشهد ان لاالٰه الا الله وان محمداً عبده ورسوله فیقولان قد کنا نعلم انک تقول هذا ثم یفسح له فی قبره سبعون ذراعاً فی سبعین ثم ینور له فیه ثم یقال له نم فیقول أرجع الی اهلی فاخبرهم فیقولان نَم کنومة العروس الذی لا یوقظه الا احب اهله حتیٰ یبعثه الله من مضجعه ذلک وان کان منافقاً قال سمعت الناس یقولون فقلت مثله لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال للارض التئمی علیه فتلتئم علیه فتختلف اضلاعه فلا یزال فیها معذبا حتیٰ یبعثه الله من مضجعه ذلک. رواہ الترمذی(مشکوۃ باب اثبات عذاب القبر ۱/۲۵)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب مردہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس نیلی نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں وہ دونوں اس مردے سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ اگر وہ شخص مؤمن ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، (یہ سن کر) وہ

دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یقیناً یہی کہے گا، اس کے بعد اس کی قبر لمبائی اور چوڑائی میں ستّر ستّر گز کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس مردہ سے کہا جاتا ہے کہ تم سو جاؤ، وہ مردہ کہتا ہے کہ (میں چاہتا ہوں کہ) اپنے اہل و عیال میں واپس جاؤں تا کہ ان کو (اس صورتحال سے) باخبر کر دوں، فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو اس دولہا کی طرح سو جا جس کو صرف وہی شخص جگا سکتا ہے جو اسکے نزدیک سب سے محبوب ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے، اور اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں (اس کی حقیقت کو) نہیں جانتا (منافق کا یہ جواب سن کر) فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یقیناً یہی کہے گا، (اس کے بعد) زمین کو ملنے کا حکم دیا جاتا ہے چنانچہ زمین اس مردہ کو اس طرح دباتی ہے کہ اس کی دائیں پسلیاں بائیں اور بائیں پسلیاں دائیں جانب نکل جاتی ہیں اور اسی طرح ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔

تشریح

اس حدیث میں "ستّر گز" قبر کشادہ کرنے سے، قبر کو بہت کشادہ اور وسیع کرنا مراد ہے خاص ستّر گز کشادہ کرنا مراد نہیں۔ (مرقاۃ)

قبر کے خطرناک اژدھے

۵۰...... عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم: "یسلط علی الکافر فی قبرہ تسعة وتسعون تنیناً تنهشه وتلدغه حتیٰ تقوم الساعة ولو ان تنیناً منها نفخ بالارض ماانبتت خضرا" رواہ الدارمی وروی الترمذی نحوہ وقال "سبعون" بدل "تسعة وتسعون". (باب اثبات عذاب القبر ۲٦/۱)

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کافر کے اوپر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اس کو قیامت تک کاٹتے اور ڈستے ہیں اور وہ اژدہے ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اژدہا بھی زمین پر پھنکار مارے تو زمین سبزہ اگانے سے محروم ہو جائے" دارمیؒ اور ترمذیؒ سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے لیکن اس میں ننانوے کے بجائے ستّر کا عدد مذکور ہے۔

تشریح

حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اس حدیث مبارک میں ننانوے یا ستّر سانپوں کی جو تعداد بیان فرمائی گئی ہے وہ انسان کے برے اخلاق کے اعتبار سے ہے کیونکہ آخرت میں ہر بری عادت کو اللہ تعالیٰ ایک جسم عطا فرمائیں گے اور انسان کے وہ برے اخلاق اژدھوں اور سانپوں کی شکل میں ظاہر ہوں گے۔ (مرقاۃ) اس لئے تمام بداخلاقیوں سے بچنا چاہئے جیسے تکبر، حسد، بغض و کینہ وغیرہ۔

ستر گنا نماز کا ثواب

۱۵......عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "تفضل الصلاة التي يستاك لها على الصلاة التي لايستاك لها سبعين ضعفاً" رواه البیهقی فی شعب الایمان (باب السواک ۱/۴۵)

ترجمہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہو (یعنی وضو کے وقت) وہ اُس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی، ستّر درجے فضیلت رکھتی ہے۔

تشریح

اس حدیث سے مسواک کی فضیلت معلوم ہوئی کہ مسواک کی وجہ سے نماز کے درجات میں کمی بیشی ہوتی ہے، چنانچہ فرمایا اگر کسی شخص نے ایک نماز اس طرح پڑھی کہ اس نے اس نماز کے لئے وضو کے وقت مسواک کی اور ایک نماز اس طرح پڑھی کہ اس کے لئے وضو کے وقت مسواک نہیں کی تو پہلی نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز کے مقابلے میں جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی فضیلت اور ثواب کی زیادتی میں ستّر درجہ زیادہ ہوگی، گویا دوسری نماز کے مقابلہ میں پہلی نماز کا ثواب نمازی کو ستّر گنا زیادہ ملے گا۔ اس لئے وضو میں مسواک کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ستّر مرتبہ دعاءِ رحمت

۵۲...... عن عبدالله بن عمرو قال: من صلی علی النبی صلی الله علیہ وسلم واحدة صلی الله علیه وملائکته سبعین صلاة. رواه احمد(باب الصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم ۱/۸۷)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ”جو شخص رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر اللہ اور اس کے فرشتے ستّر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں“

تشریح

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ درود بھیجنے کا یہ ثواب جمعہ کے دن سے متعلق ہے اس لئے کہ یہ ثابت ہے کہ جمعہ کے دن تمام نیک اعمال کا ثواب ستّر گنا زیادہ ملتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ حجِ اکبر (جو حج جمعہ کو ہوتا ہے) ستّر حج کے برابر ہوتا ہے۔

رمضان کے ہر فرض کی ستّر گنا فضیلت

۵۳...... عن سلمان قال: خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال: ”یاایها الناس!قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارک شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل الله تعالیٰ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعاً من تقرّب فیه بخلصة من الخیر کان کمن ادی

فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن، من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شئ قلنا: يارسول الله! ليس كلنا نجد مانفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يعطى الله هذا الثواب من فطر صائماً على مذقه لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائماً سقاه الله من حوضى شربة لا يظمأحتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار" رواه البيهقي (كتاب الصوم ١/١٧٣، ١٧٤)

ترجمہ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمارے سامنے (بطورِ نصیحت) خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ "اے لوگو! باعظمت مہینہ تمہارے اوپر سایہ فگن ہورہا ہے (یعنی ماہِ رمضان آنے والا ہے یہ بڑا ہی بابرکت اور مقدس مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام (یعنی عبادت کرنے کو) نفل قرار دیا ہے، جو شخص اس ماہِ مبارک میں نیکی (یعنی نفل) کے

طریقہ اور عمل کے ذریعے بارگاہِ حق میں تقرب کا طلب گار ہوتا ہے تو وہ اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا اور جس شخص نے ماہِ رمضان میں (بدنی یا مالی) فرض ادا کیا تو وہ اُس شخص کی مانند ہوگا جس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں ستّر (۷۰) فرض ادا کئے ہوں اور ماہِ رمضان صبر کا مہینہ ہے وہ صبر جس کا ثواب بہشت ہے، ماہِ رمضان غمخواری کا مہینہ ہے، اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں (دولتمند اور مفلس ہر طرح کے) مؤمن کا رزق (ظاہری اور معنوی) زیادہ کیا جاتا ہے، جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو (اپنی حلال کمائی سے) افطار کرائے گا تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش ومغفرت کا ذریعہ اور دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت کا سبب ہوگا اور اس کو روزہ دار کے ثواب کی مانند ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو" ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سب تو ایسے نہیں ہیں جو روزہ دار کی افطاری کے بقدر انتظام کرنے کی قدرت رکھتے ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "یہ ثواب اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بھی عنایت فرماتا ہے جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی ہی کے ذریعہ افطار کرادے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) سے اس طرح سیراب کرے گا کہ وہ اس کے بعد پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے اور ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے

درمیانی حصہ میں بخشش ہے (یعنی وہ مغفرت کا زمانہ ہے) اور اسکے آخری حصہ میں دوزخ کی آگ سے نجات ہے (مگر یہ تینوں چیزیں مؤمنین ہی کے لئے مخصوص ہیں کافروں کو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے) اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام ولونڈی کا بوجھ ہلکا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اسے آگ سے نجات دے گا''

تشریح

''اور اس کی راتوں میں قیام کو نفل قرار دیا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ رمضان میں نمازِ تراویح اور اس قسم کی دوسری سنتِ مؤکدہ عبادتوں کے لئے شب بیداری کو نفل قرار دیا ہے لہٰذا جس نے شب بیداری کی اور نمازِ تراویح وغیرہ پڑھی وہ عظیم اجر وثواب سے نوازا جائے گا اور جو شخص اسے ترک کرے گا وہ نہ صرف یہ کہ خیر وبھلائی کی سعادتوں سے محروم رہے گا بلکہ حق تعالیٰ کے عتاب میں گرفتار ہوگا۔ اس جملے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نمازِ تراویح کو نفل قرار دیا کیونکہ نمازِ تراویح سنتِ مؤکدہ ہے اور اس کی بڑی تاکید ہے چنانچہ ابوداؤد میں ایک روایت منقول ہے جس کے یہ الفاظ ہیں کہ ''فأمر بلالاً فنادیٰ فی الناس ان یقوموا وان یصوموا'' (یعنی جب رمضان کے چاند کی گواہی گزر چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے اعلان کیا کہ قیام کیا جائے یعنی نمازِ تراویح پڑھی جائے اور روزہ رکھا جائے۔

''اپنے غلام اور لونڈی کا بوجھ ہلکا کیا'' کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کے مہینہ میں روزہ دار اپنے خدمت گار اور ملازم کے ساتھ انتہائی مروّت اور محبت ورحمت کا معاملہ کرے اور ان کے فرائضِ خدمت میں آسانی ورعایت کرے

،اسی طرح عام دنوں کی بہ نسبت روزے کی حالت میں ان پر اپنی خدمت اوردوسرے کاموں کازیادہ بوجھ نہ ڈالے۔

ستّر سال کی مسافت کے بقدر جہنم سے دوری

۵۴...... عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا." متفق علیہ (کتاب قضاء الصوم: ۱/۱۷۹)

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے خدا کی راہ میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کا منہ یعنی اس کی ذات کو (دوزخ کی آگ) سے ستّر برس کی مسافت کے بقدر دور کردے گا۔"

ستّر مرتبہ استغفار

۵۵...... عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرّۃ." رواہ البخاری (باب الاستغفار والتوبۃ)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اللہ کی میں دن میں ستّر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اورتوبہ کرتا ہوں۔"

تشریح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی کثرت سے استغفار وتوبہ اس لئے نہیں کرتے تھے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ میں مبتلا ہوتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے، بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عبدیت کے سب سے اونچے مقام پر فائز ہونے کی وجہ سے اپنے طور پر یہ سمجھتے تھے کہ شاید مجھ سے خدا کی بندگی وعبادت میں کوئی قصور ہوگیا ہو اور میں وہ بندگی نہ کرسکا ہوں جو رب ذوالجلال والاکرام کی شان کے لائق ہے نیز اس سے مقصود امت کو استغفار وتوبہ کی ترغیب دلانا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، معصوم اور ساری مخلوق میں بہتر ہونے کے باوجود دن میں ستر (۷۰) بار توبہ واستغفار کی تو امت کے گناہ گاروں کو بطریق اولیٰ استغفار وتوبہ بہت کثرت سے کرنی چاہئے۔

ستر مرتبہ گناہ کرنا

۵۶...... عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ما اَصَرَّ مَن استغفر وان عَادَ فی الیوم سبعین مرّۃ" رواہ الترمذی وابو داؤد (باب الاستغفار والتوبۃ)

ترجمہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے (اپنے گناہ) پر استغفار کیا اس نے اپنے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ دن میں ستر (۷۰) بار گناہ کرے۔"

تشریح

''گناہ پر اصرار'' کا مطلب ہے گناہ پر دوام کرنا یعنی بار باراس گناہ کو کرنا یوں تو خود گناہ کرنا کوئی کم بری بات نہیں ہے چہ جائیکہ اس پر اصرار کرنا یہ تو بہت ہی برا ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر اصرار کبیرہ گناہ کے ارتکاب تک پہنچا دیتا ہے اور کبیرہ گناہ پر اصرار کفر کی حد تک لے جاتا ہے، لہٰذا اس ارشاد گرامی کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص اپنے کسی گناہ پر شرمندہ ہوتا ہے اور اس سے استغفار کرتا ہے خواہ وہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ تو حدِ اصرار سے خارج ہوتا ہے چاہے اس سے اس گناہ کا ارتکاب کتنی ہی مرتبہ کیوں نہ ہو کیونکہ گناہ پر ارتکاب کرنے والا تو اسی کو کہیں گے جو بار بار گناہ کرے مگر نہ وہ اس گناہ سے شرمندہ و نادم ہو اور نہ استغفار کرے۔

بابِ توبہ کی چوڑائی ستّر سال کے برابر

۵۷...... عن صفوان بن عسّال رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "ان الله تعالىٰ جعل بابا بالمغرب عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لايغلق مالم تطلع عليه الشمس من قبله وذلک قول الله عزوجل: "يوم ياتى بعض آيات ربک لا ينفع نفساً ايمانها لم تكن آمنت من قبل" رواه الترمذی وابن ماجه(باب الاستغفار والتوبة)

ترجمہ

حضرت صَفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب ایک دروازہ بنایا ہے جو توبہ کے لئے ہے اور جس کا عرض ستّر (۷۰) سال کی مسافت کے بقدر ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہیں کیا جائے گا جب تک آفتاب مغرب کی سمت سے نکلے (یعنی مغرب کی سمت سے آفتاب کا نکلنا قبولیتِ توبہ میں رکاوٹ ہے) اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ ”اس دن آئیں گی تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں چنانچہ نہیں نفع دے گا کسی ایسی جان کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہیں لائی تھی“ کا یہی مطلب ہے۔“

تشریح

حدیث میں ”توبہ کے لئے دروازہ ہونے“ کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے والوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے یا یہ کہ وہ توبہ کے صحیح ہونے اور توبہ کے قبول ہونے کی علامت ہے، حدیث مبارکہ میں جو آیت آئی ہے اس کا حاصل بھی یہی ہے کہ جس دن آفتاب مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا ایمان پر تو ہوگا مگر توبہ نہیں کی ہوگی تو اب نہ اس کا ایمان لانا نفع دے گا اور نہ اس کی توبہ کوئی فائدہ پہنچائے گی۔

خادم کی ستّر غلطیاں معاف کرنی چاہئیں

۵۸...... عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یارسول اللہ! کم

نعفو عن الخادم؟ فسكت ثم اعاد عليه الكلام فصمت فلما كانت الثالثة قال" اعفوا عنه كل يوم سبعين مرّة"

رواه ابو داؤد (باب النفقات وحق المملوک)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم کتنی مرتبہ (اپنے) خادم کی خطائیں معاف کریں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اس شخص نے پھر یہی سوال کیا تو اس مرتبہ بھی خاموش رہے پھر جب تیسری مرتبہ یہی پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر روز ستّر مرتبہ"

تشریح

ستّر مرتبہ سے یہ خاص عدد مراد نہیں ہے کیونکہ اہل عرب کے یہاں کسی چیز کی زیادتی اور کثرت کو بیان کرنے کے لئے عام طور پر ستّر (۷۰) کا عدد ذکر کیا جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بھی یہ واضح کرنا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ان کی خطائیں معاف کرو۔ (لمعات)

ستّر سال نماز پڑھنے سے بہتر

۵۹...... عن ابی هريرة قال: مرّ رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة

فاعجبته فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی هذا الشعب فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ”لاتفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلاته سبعین عاماً ألاتحبو ن ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنة؟ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقة وجبت له الجنة“ رواہ الترمذی(کتاب الجهاد)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک سفر کے دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ پہاڑی کے درے سے گزرے جس میں شیریں پانی کا ایک چشمہ تھا وہ چشمہ ان کو بہت اچھا لگا وہ کہنے لگے کہ کاش! میں لوگوں سے علیحدگی اختیار کرلوں اور اس درے میں آرہوں، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم ایسا نہ کرنا کیونکہ تم میں سے کسی شخص کا اللہ کی راہ یعنی جہاد میں قیام کرنا اس کا گھر میں ستر برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے، کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو (کامل طور پر) بخش دے اور تمھیں (ابتداء ہی میں) جنت میں داخل کردے؟ خدا کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ جس شخص نے خدا کی راہ میں اونٹنی کے فواق کے بقدر یعنی تھوڑی دیر کے لئے جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

تشریح

اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے چونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کرنے اور جنگل وکوہستان میں عبادتِ خداوندی میں مشغول رہنے سے بخشش ومغفرت حاصل نہیں ہوتی اس لئے علماء اس ارشادِ گرامی کا مطلب یہ بتلاتے ہیں کہ چونکہ اس زمانے میں جہاد واجب تھا اور کسی نفل کے لئے واجب کو ترک کرنا گناہ ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعے ان صحابی پر گویا کہ واضح کیا کہ اگر تم نے دنیا اور دنیا والوں سے ترکِ تعلق کر کے اس پہاڑی درے میں گوشہ نشینی اختیار کی اور اگر چہ اس کا مقصد محض مکمل تنہائی وخلوت میں خدا کی عبادت میں مشغول رہنا ہو تو اس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ تم ان بہت سی سعادتوں اور فضیلتوں سے محروم رہ جاؤ گے جو دنیا والوں کے درمیان رہ کر دینی فرائض وذمہ داریوں کو انجام دینے کی صورت میں حاصل ہوتی ہیں بلکہ تمہارا یہ نفل عمل ایک واجب عمل اور ایک اہم دینی فریضہ یعنی جہاد کے ترک کا باعث بھی ہوگا جس سے تم گنہ گاروں کے زمرے میں شامل ہو جاؤ گے۔

ستّر آدمیوں کے حق میں شہید کی شفاعت

۶۰ ...... وعن المقدام بن معدی كرب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”للشهيد عند الله ست خصال: يغفر له في أول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الأكبر ويوضع على رأسه

تـاج الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع فی سبعين من أقربائه. رواه الترمذی وابن ماجة(كتاب الجهاد)

ترجمہ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حق تعالیٰ کے ہاں شہید کے لئے چھ خصلتیں (یعنی چھ امتیازی) انعامات ہیں ایک یہ کہ اس کی پہلی مرتبہ میں ہی (یعنی اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی) بخشش کردی جاتی ہے، دوسرے یہ اس کو (جان نکلتے وقت ہی) جنت میں اپنا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے، تیسرے یہ وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے ، چوتھے یہ کہ وہ بڑی گھبراہٹ یعنی جہنم کے عذاب سے مامون رہے گا، پانچویں یہ کہ اس کے سر پر عظمت ووقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اوردنیا کی تمام چیزوں سے بہتر اور قیمتی ہوگا ، چھٹے یہ کہ اس کی زوجیت میں بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوریں دی جائیں گی اور اسکے عزیز واقرباء میں سے ستّر (۷۰) آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

ستّر اصحابِ صُفّہ

۶۱ ...... **عن أبی هريرة قـال: لقد رأيت سبعين من أصحاب الصفة ما منهم رجل عليه رداء إما إزار وإما كساء قد**

ربطوا فی أعناقهم فمنها ما یبلغ نصف الساقین ومنها ما یبلغ الکعبین فیجمعه بیده کراهیة أن تری عورته.

رواه البخاری (کتاب الرقاق)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے ستر (۷۰) افراد کو دیکھا جن میں سے کوئی ایسا نہیں تھا کہ اس کے پاس کوئی چادر ہو (جس کو وہ دوسرے کپڑے کے اوپر اوڑھ لے یا کاندھوں پر ڈال لے گویا کہ انکو صرف ایک کپڑے کے علاوہ کوئی کپڑا میسر نہیں تھا) اور وہ کپڑا (بھی) یا تو تہبند تھا یا کملی تھی جس کو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے تھے (اور اس کے ذریعے اپنے جسم وستر کو ڈھانکتے تھے) ان تہبند اور کملیوں میں بعض تو ایسے تھے جو صرف آدھی پنڈلیوں تک آتے تھے اور بعض ایسے تھے جو دونوں ٹخنوں تک پہنچ جاتے تھے، چنانچہ جب کوئی شخص سجدہ میں جاتا (یا گھٹنے اٹھا کر بیٹھتا) تو اس خوف سے کہ کہیں اس کا ستر نہ کھل جائے اپنے اس تہبند یا کملی کو ہاتھ سے پکڑے رہتا تھا۔

ستّر تکالیف کا ازالہ

۶۲ ...... عن مکحول عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "اکثر لا حول ولاقوة الابالله فانها من کنز الجنة" قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوة

الا بـالله و لا مـنجی من الله الا الیه کشف الله عنه سبعین بابا من الضر ادناها الفقر . رواه الترمذی (باب ثواب التسبیح)

ترجمہ

حضرت مکحولؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''لاحول ولاقوۃ الّا باللہ '' کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ حضرت مکحولؒ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے ''لا حـول ولا قُوَّةَ اِلَّا بِـالله ولا مُـنْجِی مِنَ اللهِ اِلَّا اِلَیْـه ''یعنی (ضرر ونقصان کو دفع کرنے کی قوت اور نفع حاصل کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی قدرت کی طرف سے ہے اور اللہ کے عذاب سے نجات اسی (رضا ورحمت کی توجہ) پر منحصر ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ضرر ونقصان کی ستر (۷۰) قسمیں دور کر دیتا ہے جس میں ادنیٰ قسم فقر ومحتاجگی ہے۔

تشریح

حدیث میں جو فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ''جنت کا خزانہ ہے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' جنت کا ایک ذخیرہ ہے جس سے اس کے پڑھنے والا اس دن (یعنی قیامت کے دن) نفع وفائدہ حاصل کرے گا جس دن نہ دنیا کا کوئی خزانہ ومال کام آئے گا اور نہ اولاد اور دوسرے عزیز واقارب نفع پہنچائیں گے۔

''فقر'' سے مراد دل کا فقر اور قلب کی تنگی مراد ہے جس کے متعلق ایک حدیث میں یوں فرمایا کہ ''کاد الفقر ان یکون کفراً'' بعض مرتبہ فقر کفر کے قریب پہنچا دیتا ہے۔ لہذا جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے ان کی برکت سے اس کے دل کی محتاجگی دور ہو جاتی ہے کیونکہ جب وہ ان کلمات کو زبان سے ادا کرتا ہے اور پھر ان کلمات کے معنی و مفہوم کا تصور کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ یقین واعتماد پیدا ہو جاتا ہے کہ ہر امر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے ہے ہر چیز اسی کے قبضۂ قدرت کے زیرِ اثر ہے، کسی کو نفع و فائدہ، آرام و راحت دینا بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اور کسی کو تکلیف و مصیبت اور ضرر و نقصان میں مبتلا کر دینا بھی اسی کی طرف سے ہے پس وہ شخص بلاء و مصیبت پر صبر کرتا ہے، نعمت و راحت پر شکر کرتا ہے اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور اس طرح تقدیرِ الٰہی پر راضی ہو کر حق تعالیٰ کا محبوب بندہ اور دوست بن جاتا ہے۔

امتِ محمدیہ کی عمر ساٹھ اور ستّر سال کے درمیان

۶۳...... عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم "عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین" رواہ الترمذی (مشکوٰۃ کتاب الرفاق باب العمل والحرص)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میری امت (کے لوگوں) کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہے۔''

تشریح

ایک دوسری حدیث میں ہے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اکثر لوگوں کی عمر ساٹھ اور ستّر سال کے درمیان رہے گی، اور میری امت میں ایسے لوگوں کی تعداد کم ہی ہوگی جو اس (ستّر سال) سے آگے بڑھ جائیں (اور ان کی عمر سو سال یا سو سال سے بھی زیادہ ہو) (ترمذی وابن ماجہ)

ان احادیثِ طیبہ کا مطلب واضح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگوں کی عمر اکثر ساٹھ اور ستّر سال کے درمیان ہوگی البتہ بعض لوگوں کی عمر ستّر سال سے بھی زیادہ ہوگی، چنانچہ ہر زمانہ میں اس کا مشاہدہ ہوتا ہے چنانچہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یعنی صحابۂ کرام میں بعض حضرات نے طویل عمر پائی، مثلاً حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سو تین سال کی عمر میں وفات پائی، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سو سال کی عمر پائی اور دونوں سے زیادہ عمر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ہوئی جنہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر میں دنیا کو خیر باد کہا، ساٹھ سال حالتِ کفر میں گزرے اور ساٹھ سال ایمان کی حالت میں بسر کئے اور ان سے بھی زیادہ طویل عمر حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوئی انتقال کے وقت ان کی عمر ڈھائی سو سال تھی۔ (مظاہرِ حق)

کامل نظامِ دین کے قیام کی مدت ستّر سال

۶۴...... عن عبداللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال " تدور رحی الاسلام لخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین فان یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی؟ قال "مما مضی" رواہ ابو داؤد (مشکوۃ کتاب الفتن)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسلام کی چکی پینتیس برس یا چھتیس برس یا سینتیس برس تک گھومتی رہے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہونگے تو اس راستے پر چلنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے جس پر چل کر پہلے لوگ ہلاک ہو چکے ہیں اور اگر ان کے دین کا نظام کامل و برقرار رہا تو ان کے دینی نظام کی تکمیل و برقراری کا وہ سلسلہ ستّر سال تک رہے گا" (حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ) میں نے یہ سن کر پوچھا کہ یہ ستّر برس بقیہ میں سے ہونگے یا اس عرصہ سمیت ہوں گے جو گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ مذکورہ سال بھی ان ستّر سالوں میں شامل ہیں اور) ستّر سال کا عرصہ اُس عرصے سمیت ہے جو (اسلام کے ابتدائی زمانہ یا ہجرت کے وقت سے ابتک) گزر چکا ہے"

تشریح

مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام کا نظام ۳۵ یا ۳۶ یا ۳۷ سال صحیح طور پر قائم

رہے گا، ظلم وستم اور فتنوں سے محفوظ رہے گا، اس کے بعد فتنوں کا آغاز ہوگا، چنانچہ ۳۵ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے اور ۳۶ھ میں جنگ صفین ہوئی اور حدیث میں جو فرمایا ''پھر اگر لوگ ہلاک ہوں گے'' الخ کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ سالوں میں دین وملّت کے اخلاقی وسیاسی نظام میں استحکام واستقرار کے بعد لوگ اپنے دینی وملّی معاملات میں اختلاف وانتشار کا شکار ہوں گے، دین وآخرت کے امور میں سستی وکوتاہی کا شکار اور گناہ ومعصیت کا ارتکاب کرنے لگیں گے تو سمجھو کہ وہ اس خطرناک راستے پر پڑ گئے ہیں جس پر چل کر پچھلی امتوں کے لوگوں نے تباہی وبربادی اور ہلاکت مول لی تھی، چنانچہ پچھلی امتوں کے لوگ اسی لئے تباہ وبرباد اور ہلاک کردیئے گئے تھے کہ انہوں نے کجروی اختیار کرلی تھی، حق سے دور ہٹ گئے تھے، شرعی احکام اور اپنے ملّی معاملات میں اختلاف وانتشار کا شکار ہوگئے تھے، اپنے دین پر عمل کرنے اور اپنے پیغمبر کی تعلیمات کو ماننے میں سستی وکوتاہی اور لاپرواہی برتنے لگے تھے اور گناہ ومعصیت سے اجتناب نہیں کرتے تھے۔ واضح رہے کہ جو چیزیں انسان کی ہلاکت وتباہی کا سبب بنتی ہیں اور جن کو اختیار کرکے کوئی شخص ہلاکت میں مبتلا ہوتا ہے اس حدیث میں ان ہی اسباب کو ''ہلاکت'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ)

ستّر مرتبہ نظرِ رحمت ہونا اور ستّر حاجات کا پورا ہونا

۶۵ ...... عن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''ان فاتحۃ الکتاب وآیۃ الکرسی والآیتین من آلِ عمران (شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو) و (قل اللھم ملک

الملک) الی (وترزق من تشاء بغیر حساب) معلقات بالعرش، مابینهن و بین الله حجاب، قلن تهبطنا الی أرضک؟ والی من یعصیک؟ فقال الله عزوجل: حلفت لا یقرأ کن احد من عبادی و مر کل صلاة الی جعلت الجنة مثواه علی ما کان منه، والا اسکنته خطیرة القدس، والا نظرت الیه بعینی المکنونة کل یوم سبعین نظرة، والا قضیت له کل یوم سبعین حاجة، أدناها المغفرة، والا عزته من کل عدد، و نصرته منه.

(کنزل العمال رقم الحدیث ۵۰۵۶)

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ، آیت الکرسی اور سورہ آل عمران کی دو آیتیں شهد الله الخ اور قل اللهم سے بغیر حساب تک عرش کے ساتھ معلق تھیں اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان کوئی پردہ نہیں تھا، انہوں نے (اللہ تعالیٰ سے) عرض کیا کہ کیا آپ ہمیں زمین کی طرف اتار دیں گے؟ اور ان لوگوں کی طرف اتاریں گے جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ ہر نماز کے بعد تم کو پڑھے گا میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بنادوں گا، اور اس کو خطیرۃ القدس میں ٹھہراؤں گا

(جو خاص قسم کی جنت ہے) اور اپنی پوشیدہ آنکھوں سے اس کی طرف ہر روز ستر مرتبہ دیکھوں گا اور ہر دن اس کی ستر حاجات پوری کروں گا جن میں سے ادنیٰ مغفرت ہے، اوراس کو ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور دشمن کے مقابلے میں اس کی مدد کروں گا۔

تشریح

جن آیات کا ذکر مندرجہ بالا حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے وہ ذیل میں لکھی جارہی ہیں:

(١) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

(٢) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

(٣) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

(٤) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ

تَـنْـزِ عُ الْـمُـلْـکَ مِـمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ
تَشَآءُ بِيَدِکَ الْخَيْرُ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.

سات سو کے عدد والی احادیث

نیکی کا اجر سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے

۶۵......وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا أحسن أحدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر أمثالها الى سبع مائة ضعف و كل سيئة يعملها تكتب له بمثلها حتى لقى الله. (كتاب الايمان)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص (صدقِ دل اور اخلاصِ نیت کی بناء پر) اپنے ایمان کو اچھا بنالیتا ہے تو وہ جو بھی نیک عمل کرتا ہے اس پر اس کے اعمال نامہ میں اس جیسی دس سے لے کر سات سو نیکیوں تک کا زائد اجر لکھا جاتا ہے اور وہ جو بُرا عمل کرتا ہے اس پر اس کے نامۂ اعمال میں اس ایک ہی عمل کا گناہ لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

تشریح

اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن خاص انعامات سے نوازا ہے ان میں سے ایک بہت بڑا انعام یہ بھی دیا ہے کہ جب کوئی مخلص اور سچا مومن نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں اس کا اجر صرف اسی ایک عمل کے برابر دینے پر اکتفاء نہیں کرتی بلکہ اس جیسے دس عمل کا ثواب اس کو دیا جاتا ہے اور اس پر بھی بس نہیں ہوتا بلکہ جوں جوں ایمان میں صدق واستقامت اور عمل میں خلوص بڑھتا جاتا ہے اسی قدر اجر وثواب بھی بڑھتا جاتا ہے چنانچہ ایک ہی نیک عمل پر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر عنایت فرمایا جاتا ہے بلکہ بعض حالت میں تو یہ اضافہ سینکڑوں اور ہزاروں کی حد سے بھی تجاوز کر جاتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اگر حرم پاک میں کوئی نیک عمل کیا جائے تو اس مقدس جگہ کی عظمت وفضیلت کے طفیل اس پر ایک لاکھ گنا اجر لکھا جاتا ہے اس کے برخلاف اگر مؤمن سے کوئی برائی سرزد ہو جاتی ہے تو اس کا گناہ اضافہ کے ساتھ نہیں لکھا جاتا بلکہ جیسی یا جتنی برائی سرزد ہوئی ہے ویسا ہی یا اتنا ہی گناہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس احسان وکرم کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

دوزخیوں کے کان سے کاندھے تک سات سو سال کی مسافت

۶۶...... عن ابن عمر عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعظم اھل النار فی النار حتیٰ ان بین شحمۃ اذن احدھم الی عاتقہ مسیرۃ سبع مائۃ عام وان غلظ جلدہ سبعون ذراعاً وان ضرسہ مثل اُحُدٍ. (باب صفۃ النار واھلھا)

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں دوزخیوں کے بدن بہت بڑے بڑے ہو جائیں گے (جس سے ان کو عذاب بھی زیادہ معلوم ہوگا) یہاں تک کہ ایک دوزخی کے کان کی لو سے اس کے کاندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کے برابر ہوگا اور اس کی کھال کی موٹائی ستر گز ہوگی اور اس کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

ستّر ہزار کے عدد والی احادیث

حضرت سعد بن معاذؓ کے جنازے پر ستّر ہزار فرشتوں کی حاضری

۶۷ ...... عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”ھذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشھدہ سبعون الفاً من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ.“ رواہ النسائی (باب اثبات عذاب القبر)

ترجمہ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (یعنی سعد بن معاذؓ) وہ شخص ہیں جن کے لئے عرش الٰہی نے حرکت کی (یعنی جب ان کی پاک روح آسمان پر پہنچی تو اہلِ عرش نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا) اور انکے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ان کے جنازے پر ستّر ہزار فرشتے حاضر ہوئے اور ان کی قبر تنگ کی گئی پھر یہ تنگی دور ہوئی اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے) ان کی قبر کشادہ ہوگئی۔"

سورۂ حشر کی آخری آیات پر ستّر ہزار فرشتوں کی دعا

۶۸......عن معقل بن يسار عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: من قال حين يصبح ثلاث مرات اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم فقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسى وان مات فى ذلک اليوم مات شهيداً ومن قالها حين يمسى كان بتلك المنزلة. رواه الترمذی والدارمی(کتاب فضائل القرآن: ۱/۱۸۸)

ترجمہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کہے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم" (میں اللہ تعالیٰ کی جو سننے والا جاننے والا ہے پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے) اور پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں (یعنی ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ سے سورت کے آخر تک) پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے متعین کرتے ہیں جو اس کے لئے شام تک (خیر و بھلائی کی توفیق کی) دعا مانگتے ہیں اور اس کے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اگر وہ شخص اس دن میں مرجاتا ہے تو شہادت کی موت پاتا ہے اور جو شخص اس کو یعنی اعوذ باللہ الخ اور ان آیتوں کو شام کے وقت پڑھے تو اس کو صبح تک یہ (مذکورہ بالا) سعادت حاصل ہوتی ہے۔

ستر ہزار بنو اسحاق کی بغیر جنگ کے فتح

۶۹ ...... عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: " هل سمعتم بمدينة جانب منها فی البر وجانب منها فی البحر؟ "قالوا: نعم يارسول الله، قال:"لاتقوم الساعة حتی يغزوها سبعون الفاً من بنی اسحاق فاذا جاؤوها نزلوا فلم يقاتلوا بسلاح ولم يرموا بسهم" قال: لا اله الا الله والله اكبر فيسقط احد جانبيها ثم يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخر ثم يقولان

الثالثة لا الہ الله والله اکبر فیفرج لھم فیدخلونھا فیغنمون فبیناھم یقتسمون المغانم اذ جاء ھم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء و یرجعون. رواہ مسلم (مشکوۃ کتاب الفتن)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ) سے پوچھا کہ کیا تم نے کسی ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کے ایک طرف سمندر ہے اور ایک طرف خشکی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! (ہم نے اس شہر کا ذکر سنا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ نہ کرلیں، چنانچہ حضرت اسحاق کی اولاد میں سے وہ لوگ (جب جنگ کے ارادے سے) اس شہر میں آئیں گے تو (اس شہر کے نواحی علاقے میں) پڑاوڈالیں گے (اور پورے شہر کا محاصرہ کرلیں گے) لیکن وہ لوگ شہر والوں سے ہتھیاروں کے ذریعے جنگ نہیں کریں گے اور نہ ان کی طرف تیر پھینکیں گے بلکہ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا نعرہ بلند کریں گے اور شہر کے دو طرف کی دیواروں میں سے ایک طرف کی دیوار گر پڑے گی پھر وہ لوگ دوسری مرتبہ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا نعرہ بلند کریں گے تو شہر کی دوسری جانب کی دیوار بھی گر

پڑے گی، اس کے بعد وہ لوگ تیسری مرتبہ لَا اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَـــرُ کا نعرہ بلند کریں گے تو ان کے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر وہ مالِ غنیمت جمع کریں گے اور ابھی اس مالِ غنیمت کو آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک ان کو یہ آواز سنائی دے گی کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ دجال نکل آیا یہ آواز سنتے ہی وہ سب کچھ چھوڑ کر دجال سے لڑنے کے لئے لوٹ جائیں گے۔

تشریح

اس حدیث میں جس شہر کا ذکر ہے ایک قول کے مطابق اس سے وہ شہر مراد جو روم کے علاقہ میں ہے اور ایک قول یہ ہے اس شہر سے قسطنطنیہ مراد ہے جس کو آج کل استنبول کہا جاتا ہے جو ترکی میں ہے، قیامت کے قریب یہ کافروں کے قبضہ میں ہوگا اور مسلمان اس کو فتح کریں گے اور ان کے فتح کا ظاہری سبب ہتھیاروں کی لڑائی نہ ہوگی بلکہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا نعرہ ہوگا۔

حدیث میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے مراد وہ مسلمان ہیں جو حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے۔

دجال کے تابعدار ستّر ہزار یہودی ہوں گے

۷۰...... عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "یتبع الدجال من یهود اصفهان سبعون الفاً علیهم الطیالسة." رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب الفتن باب العلامات بین یدی الساعة ص ۴۷۵)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اصفہان کے ستّر ہزار یہودی دجّال کی اطاعت وپیروی اختیار کریں گے جن کے سروں پر طیلسائیں ہوں گی۔''

تشریح

''اصفہان'' ایران کے ایک مشہور شہر کا نام ہے، ''طیلسان'' عرب میں ایک مشہور کپڑے کا نام ہے جو چادر کی صورت میں ہوتا ہے۔ (مرقاۃ)

ستّر ہزار دجال کے پیروکار

۱۷...... عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یتبع الدجال من امتی سبعون الفاً علیھم السیجان." رواہ فی شرح السنۃ (مشکوۃ کتاب الفتن)

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت میں سے ستّر ہزار افراد کہ جن کے سروں پر سیجان پڑے ہوں گے، دجّال کی اطاعت اختیار کرلیں گے۔''

تشریح

''سیجان'' اصل میں ساج کی جمع ہے اور ساج بھی طیلسان کی طرح سبز یا سیاہ چادر کو کہتے ہیں۔ ''میری امت'' میں سے مراد صحیح قول کے مطابق آپ کی امت کے غیر مسلم ہیں جیسا کہ پیچھے ایک حدیث میں بیان ہو چکا ہے کہ دجال کی اطاعت کرنے والے ستّر ہزار لوگ اصفہان کے یہودی ہوں گے۔ (مرقاۃ)

بغیر حساب وکتاب جنت میں جانے والے ستّر ہزار لوگ

۷۲...... عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفاً لا حساب علیهم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفاً وثلاث حثیات من حثیات ربی. رواه احمد والترمذی وابن ماجه(کتاب احوال القیامة)

ترجمہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستّر ہزار لوگوں کو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا اور (ان ستّر ہزار میں سے) ہر ہزار کے ساتھ مزید ستّر ہزار اور میرے پروردگار کے چلّوؤں میں سے تین چلو بھر کر لوگ جنت میں جائیں گے۔

تشریح

حساب وکتاب کے بغیر جنت میں جانے سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس سخت حساب کے مرحلہ سے گزرنا نہیں پڑے گا جس میں بندہ سخت پوچھ گچھ سے دوچار ہونے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا اور ستر ہزار سے اور تین چلوؤں سے کثرت مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بیشمار لوگوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہمیں بھی ان میں شامل فرمادیں۔ آمین

ستّر ہزار اہلِ جنت کا پہلا کھانا

۷۳...... عن أبی سعید الخدری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تکون الأرض یوم القیامة خبزة واحدة یتکفؤها الجبار بیده کما یتکفأ أحدکم خبزته فی السفر نزلا لأهل الجنة فأتی رجل من الیهود فقال: بارک الرحمن علیک یا أبا القاسم ألا أخبرک بنزل أهل الجنة یوم القیامة قال: بلی، قال: تکون الارض خبزة واحدة کما قال النبی صلی الله علیه وسلم فنظر النبی صلی الله علیه وسلم إلینا ثم ضحک حتی بدت نواجذه ثم قال: ألا أخبرک بإدامهم بالام والنون، قالوا: وما هذا قال: ثور ونون یأکل من زائدة کبدهما سبعون ألفا. متفق علیه(باب الحشر)

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں سے اس طرح الٹے پلٹے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر کے دوران الٹ پلٹ کر کے (یعنی جلدی) روٹی پکاتا ہے اور یہ روٹی جنتیوں کی مہمانی ہوگی" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کے بعد ایک یہودی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو القاسم! خدائے پاک مہربان آپ پر برکت نازل کرے کیا میں آپ کو بتاؤں کہ قیامت کے دن جنتیوں کی مہمانی کے طور پر پہلا کھانا کیا ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بتاؤ، اس یہودی نے کہا کہ ساری زمین ایک روٹی ہوگی، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب کے اظہار اور ہمیں یہ بتانے کے لئے کہ یہودی ٹھیک کہہ رہا ہے) ہماری طرف دیکھا اور ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھیں ظاہر ہوگئیں اس کے بعد اس یہودی نے کہا کہ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ جنتیوں کا سالن کیا ہوگا (جس سے وہ روٹی لگا کر کھائیں گے) وہ "بالام" اور "نون" ہے، صحابہ کرامؓ نے کہا کہ یہ بالام کیا چیز ہوتی ہے؟ تو اس نے کہا کہ بالام (کا مطلب) بیل ہے اور نون (کے بارے میں تم لوگ جانتے ہی ہو کہ

مچھلی کو کہتے ہیں) اور ان دونوں یعنی بیل اور مچھلی کے گوشت کے اس ٹکڑے سے جو جگر کا زائد ہوتا ہے، ستّر ہزار لوگ روٹی کھائیں گے۔

دوزخ کو ستّر ہزار فرشتے لائیں گے

۷۴...... عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون الف زمام مع كل زمام سبعون الف ملك يجرونها." رواه مسلم (باب صفة النار واهلها)

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس دن (یعنی قیامت کے دن) دوزخ کو (اس جگہ سے کہ جہاں اس کو پیدا کیا گیا ہے) لایا جائے گا اس کی ستّر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر باگ پر ستّر ہزار فرشتے متعین ہوں گے جو اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے۔"

حضور کی قبر مبارک پر ستّر ہزار فرشتوں کی آمد

۷۵...... عن نبيهة بن وهب أن كعبا دخل على عائشة فذكروا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كعب: ما من يوم يطلع إلا نزل سبعون ألفا من الملائكة حتى يحفوا بقبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يضربون بأجنحتهم ويصلون على رسول الله صلى الله عليه

وسلم حتى إذا أمسوا عرجوا وهبط مثلهم فصنعوا مثل ذلك حتى إذا انشقت عنه الأرض خرج في سبعين ألفا من الملائكة يزفونه . رواه الدارمي(باب الكرامات)

ترجمہ

حضرت نبیہ بن وہبؒ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) حضرت کعب احبارؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب اس مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات وخصوصیات یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی حالت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ فجر طلوع ہوتے ہی ستّر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور وہ فرشتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو گھیر لیتے ہیں اور (قبر کے اوپر سے گردوغبار صاف کرنے کے لئے یا انوارِ قبر سے برکت وقرب حاصل کرنے کے لئے) اپنے پروں کو قبر شریف پر مارتے ہیں اور رسول کریم ﷺ پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہوتی ہے تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور (انہی کی طرح ستّر ہزار) دوسرے فرشتے اترتے ہیں جو اس (دن والے فرشتوں) کی طرح (صبح تک) یہی کرتے ہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب کہ (قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا اور) قبر شریف شق ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے اٹھیں گے اور ستّر ہزار فرشتے (اپنے جلو میں لے کر) محبوب کو حبیب تک پہنچائیں گے۔

عیادت کرنے پر ستّر ہزار فرشتوں کی دعاءِ رحمت

۷۶...... عن علی رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: ما من مسلم یعود مسلما غدوة إلا صلی علیه سبعون ألف ملک حتی یصبح وکان له خریف فی الجنة. رواه الترمذی وأبو داؤد (باب عیادة المریض)

ترجمہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو مسلمان (دوسرے بیمار) مسلمان کی دن کے پہلے حصہ میں یعنی دوسرے پہر سے پہلے عیادت کرتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے شام ہونے تک رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو مسلمان دن کے آخری حصہ میں یعنی زوال کے بعد عیادت کرتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح ہونے تک رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں اور بہشت میں اس کے لئے ایک باغ مقرر کردیا جاتا ہے۔"

سورۂ دخان پڑھنے پر ستّر ہزار فرشتوں کا استغفار

۷۷...... وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قرأحم الدخان فی لیلة أصبح یستغفر له سبعون ألف ملک. رواه الترمذی (کتاب فضائل القرآن)

ترجمہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص رات میں حم الدخان (سورۂ دخان) پڑھتا ہے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔''

ستّر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت

۷۸...... عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ الی الصلوٰۃ فقال: اَللّٰھم انی اسألک بحق السائلین علیک و اسألک بحق ممشای ھذا فانی لم اخرج أشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ و خرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فاسئلک ان تعیذنی من النار وان تغفرلی انہ لایغفر الذنوب الا انت اقبل اللہ علیہ بوجھہ واستغفر لہ سبعون الف ملک. (رواہ احمد فی المسند ۳/ ۲۱)

ترجمہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے (مسجد کی طرف) نکلے اور (راستہ میں یہ دعا)

مانگے ''اے اللہ مانگنے والوں کا جو حق آپ پر ہے اس کے طفیل میں آپ سے مانگتا ہوں اور اپنے (مسجد کی طرف نماز ادا کرنے کے لئے) چلنے کے طفیل آپ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں نہ شر کے لئے نکلا ہوں، نہ اترانے کے لئے، نہ ریاکاری کے لئے اور نہ شہرت کے لئے، بلکہ محض آپ کی ناراضگی کے ڈر سے اور آپ کی رضا کی طلب کے لئے نکلا ہوں لہٰذا آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے دوزخ سے اپنی پناہ دیدیجئے اور میری مغفرت فرمادیجئے، کیونکہ آپ کے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کرسکتا، تو اللہ تعالیٰ بذاتِ خود اس کی طرف (خاص) توجہ فرماتے ہیں (اور مغفرت فرماتے ہیں) اور ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (رواہ احمد)

تشریح

آپ بھی مذکورہ دعا یاد فرمالیں اور ہر نماز کے وقت مسجد جاتے ہوئے راستہ میں پڑھ لیا کریں اور مذکورہ بالا فضیلت حاصل کرلیا کریں۔

ستّر ہزار فرشتوں کا پیچھے چلنا

۷۹...... وعن أبی رزین أنه قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا أدلک على ملاک هذا الأمر الذی تصيب به خير الدنيا والآخرة؟ عليک بمجالس أهل الذكر

وإذا خلوت فحرک لسانک ما استطعت بذکر الله وأحب فی الله وأبغض فی الله یا أبا رزین هل شعرت أن الرجل إذا خرج من بیته زائرا أخاه شیعه سبعون ألف ملک کلهم یصلون علیه ویقولون: ربنا إنه وصل فیک فصله فإن استطعت أن تعمل جسدک فی ذلک فافعل. (باب الحب فی الله ومن الله)

ترجمہ

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں؟ جس کے ذریعے تم دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کرسکو؟ (تو سنو!) ان چیزوں کو اپنے پر لازم کرلو، اہلِ ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو (تاکہ تمہیں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی توفیق وسعادت نصیب ہو)، جب تنہا رہو تو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعے اپنی زبان کو حرکت میں رکھو (یعنی لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بھی ذکر اللہ کرو اور تنہائی میں بھی خدا کی یاد میں مشغول رہو) (اگر تم کسی سے محبت کرو تو) محض اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے محبت کرو اور (جس سے نفرت کرو تو) محض اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے اس سے بُغض ونفرت کرو اور اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت وملاقات کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے تو ستّر ہزار فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں

اور وہ (سب فرشتے) اس کے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس شخص نے محض تیری رضا و خوشنودی کی خاطر (ایک مسلمان بھائی) سے ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت ومغفرت کے ساتھ منسلک فرما، لہٰذا (اے ابورزین!) اگر تمہارے لئے ان (مذکورہ) چیزوں میں اپنی جان کو لگانا (یعنی ان پر عمل کرنا) ممکن ہو تو ان چیزوں کو ضرور اختیار کرو۔ (مشکوٰۃ)

جنت میں جانے والے ستّر ہزار لوگوں کی چار خصوصیات

۸۰...... عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال: عرضت على الأمم فجعل يمر النبى ومعه الرجل والنبى ومعه الرجلان والنبى ومعه الرهط والنبى وليس معه أحد فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق فرجوت أن يكون أمتى فقيل هذا موسى فى قومه ثم قيل لى انظر فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق فقيل لى انظر هكذا وهكذا فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق فقيل: هؤلاء أمتك ومع هؤلاء سبعون ألفا قدامهم يدخلون الجنة بغير حساب هم الذين لا يتطيرون ولا يسترقون ولا يكتوون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال: ادع الله أن يجعلنى منهم. قال اللهم اجعله منهم. ثم قام رجل فقال: ادع الله أن يجعلنى منهم. فقال سبقك بها عكاشة. متفق عليه (باب التوكل والصبر)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (حالتِ کشف یا خواب میں) میرے سامنے امتوں کو (ان انبیاء کے ساتھ) پیش کیا گیا (یعنی ہر نبی کو اس کی امت کے ساتھ مجھے دکھایا گیا) پس (جب ان انبیاء نے اپنی امتوں کے ساتھ گزرنا) شروع کیا تو (میں نے دیکھا) کہ ایک نبی کے ساتھ صرف ایک ہی شخص تھا (یعنی دنیا میں ان کی پیروی کرنے والا اس ایک شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوا) اور ایک نبی ایسے تھے کہ اس کے ساتھ دو شخص تھے، ایک اور نبی گزرے تو ان کی معیت میں پوری ایک جماعت تھی اور پھر ایک نبی ایسے بھی گزرے کہ ان کے ساتھ ایک بھی شخص نہیں تھا، اس کے بعد میں نے (اپنے سامنے) ایک بہت بڑا ہجوم دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا (اتنی بڑی امت دیکھ کر) میں نے امید باندھی کہ یہ میری امت ہوگی، لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی امت کے لوگ ہیں (کہ جو ان پر ایمان لائے تھے)، پھر مجھ سے کہا گیا کہ ذرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نظر اٹھا کر تو دیکھئے! میں نے (جو نظر اٹھائی تو اپنے سامنے) دیکھا کہ ایک بہت بڑا اور بے پناہ ہجوم ہے جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ ذرا اِدھر اُدھر یعنی

دائیں بائیں بھی نظر گھما کر تو دیکھئے چنانچہ میں نے (دائیں بائیں نظر گھما کر) دیکھا تو (دونوں طرف) بے پناہ ہجوم تھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا، اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہیں اور ان کے علاوہ ان کے آگے ستّر ہزار لوگ ایسے ہیں جو جنت میں بغیر حساب کے جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو بدفالی لیتے ہیں، نہ منتر پڑھواتے ہیں اور نہ اپنے بسم کو دغواتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ یہ سن کر ایک صحابی عکاشہ بن محصن ؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے، حضور ﷺ نے دعا فرمائی: الٰہی عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس دعا کے سلسلے میں عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

تشریح

”نہ اپنے جسم کو دغواتے ہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ بلاضرورت اپنے جسم کے کسی حصہ پر آگ کا داغ نہیں لیتے لیکن اگر کوئی مجبوری پیش آجائے تو اور بات ہے چنانچہ ضرورت اور مجبوری کے تحت دغوانا بعض صحابہ ؓ سے ثابت ہے۔

”نہ منتر پڑھواتے ہیں“ اس میں منتر سے مراد وہ منتر اور جادو ہے کہ جس کے الفاظ و معنی قرآن اور احادیثِ صحیحہ کے مطابق نہ ہوں اور ان کی وجہ سے

شرک میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو۔

''نہ بدفالی لیتے ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی جانور خواہ وہ پرندہ ہو اور خواہ چرند جیسے کتا اور بلی وغیرہ ان کی آواز اور ان کے راستہ کاٹنے سے وہ لوگ کوئی بدفالی نہیں لیتے۔

حاصل اس حدیثِ مبارکہ کا یہ ہے کہ جن لوگوں کے بارے میں یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے وہ دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے ایمان واعتقاد اور کردار وعمل کے لحاظ سے بہت پختہ ومضبوط ہیں کہ وہ کسی بھی ایسے عقیدہ اور ایسے عمل کو اختیار نہیں کرتے جو زمانہ جاہلیت کے عقائد واعمال سے مطابقت ومشابہت رکھتے ہوں۔ (مظاہر حق: ۴/۹۹، مرقاۃ)

ماخذ ومصادر

مذکورہ بالا تمام احادیث مشکوٰۃ شریف ودیگر کتب حدیث سے لی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ وتشریح مرقات اور مظاہرِ حق سے کمی بیشی کے ساتھ لی گئی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہ و

اصحابہ اجمعین.

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ بروز جمعرات بعد نمازِ مغرب یہ رسالہ مکمل ہوا۔

فللہ الحمد اولاً وآخرا دائماً ابداً

عبدالرؤف سکھروی غفراللہ لہ

جامعہ دارالعلوم کراچی

خوشخبری

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی دامت برکاتہم العالیہ

کی پراثر مفید اور نایاب کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں، عمدہ ٹائٹل،
اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہِ راست دستیاب ہیں

- آداب سفر
- مسائلِ غسل
- توبہ واستغفار
- گانا سننا اور سنانا
- وضو درست کیجئے
- چھ گناہ گار عورتیں
- ٹی وی اور عذاب قبر
- طلاق کے نقصانات
- صف بندی کے آداب
- بدشگونیاں اور بدفالیاں
- پریشانیاں اور انکا علاج
- امتِ مسلمہ کے عروج وزوال کا اصل سبب
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
- صدقۂ جاریہ کی فضیلت واہمیت
- حضور ﷺ کی سیرت وصورت
- مثنوی کی سبق آموز حکایت
- موت کے وقت کی بدعات
- نماز میں دل کی حفاظت کیجئے
- نماز کی بعض اہم کوتاہیاں
- عید سعید اور ہمارے گناہ
- اصلاحی بیانات جلد ۱ تا ۹

مکتبۃ الاسلام کراچی